دوسری کتاب

[redacted] بہارِ نور

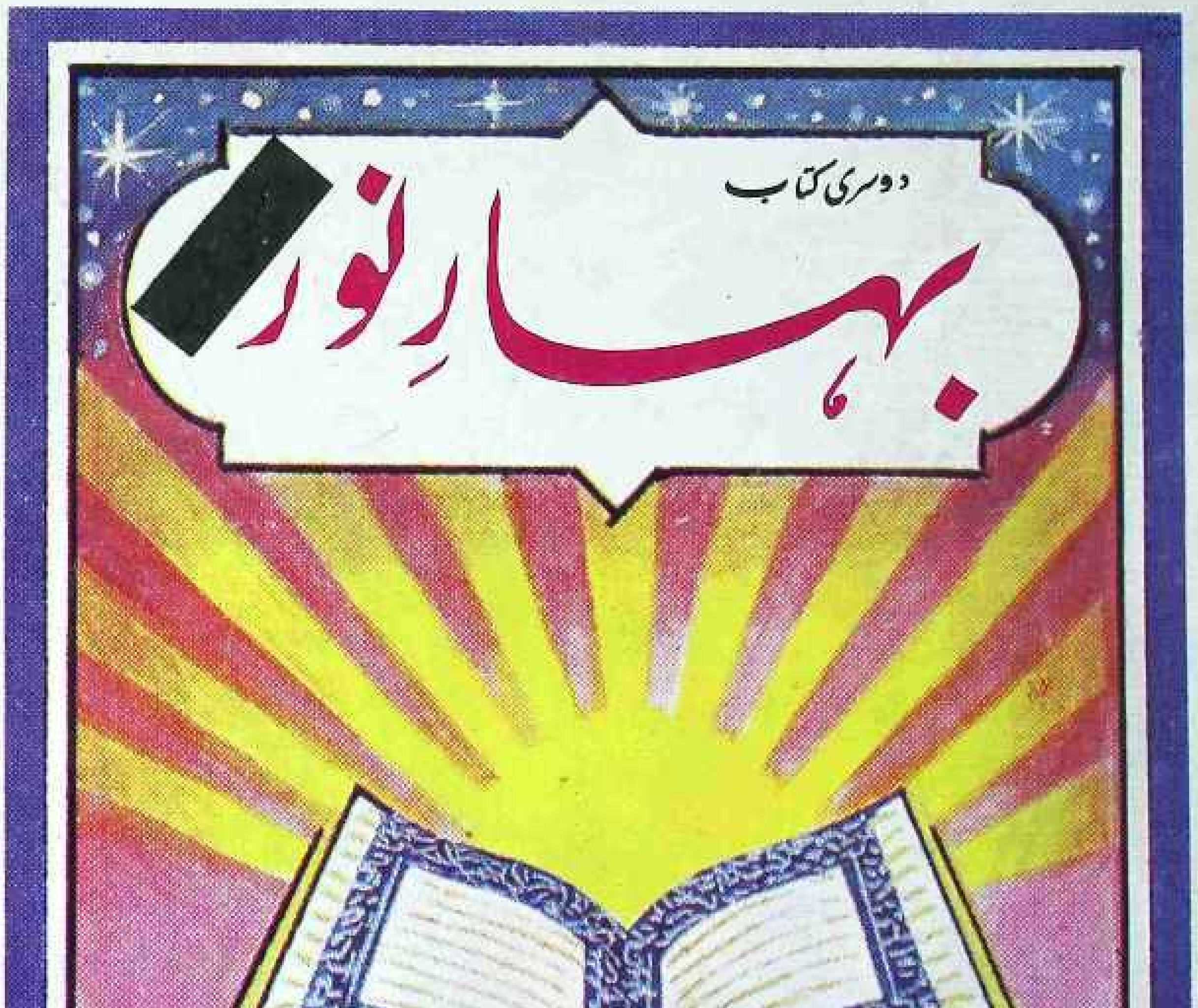

قرآن مجید سے آشنائی کا ایک مجموعہ، جوانوں اور نوجوانوں کیلئے

چاپ   چاپخانه نمونه ـ قم

بسم الله الرحمن الرحیم

اهدایی

دفتر نماینده مقام معظم رهبری (مدظله العالی)

در پاکستان

"بہار نور"

(دوسری کتاب)

قرآن مجید سے آشنائی کا ایک مجموعہ، جوانوں اور نوجوانوں کیلئے

مؤلف: سید حمید علم الہدیٰ

ترجمہ: نثار احمد زینپوری

بار اوّل: جمادی الاول ۱۴۱۵ھ

خطاطی: سید قلبی حسین رضوی کشمیری

پبلشر: حوزہ

تعداد: ۳۰۰۰

لیتوگرافی مؤسسة چاپ [illegible] تلفن ٦١٦١٢١

مطاف پبلشرز

فہرست

پیش گفتار ______ ۵

پہلا حصہ

قرآن کلام بشر نہیں (۲) ______ ۷

قرآن کی انسان شناسی ______ ۱۵

دوسرا حصہ

نشانیوں کے ذریعہ خدا شناسی ______ ۱۸

کان ______ ۲۰

آنکھ ______ ۲۲

مغز ______ ۲۵

قلب ______ ۲۸

معلومات ______ ۳۱

تیسرا حصہ

الف) راہنما شناسی ـــــــــــــــــ ۳۵
مقصد ـــــــــــــــــ ۳۷
خصوصیات ـــــــــــــــــ ۳۹
معلومات ـــــــــــــــــ ۴۱
داستان ـــــــــــــــــ ۴۸
ب) راہ شناسی ـــــــــــــــــ ۷۵
قسمیں ـــــــــــــــــ ۸۰
مثالیں ـــــــــــــــــ ۸۵
دعائیں ـــــــــــــــــ ۸۹
سوالات ـــــــــــــــــ ۹۲

چوتھا حصہ

دلائل ـــــــــــــــــ ۹۸
بہشتی اور ـــــــــــــــــ ۱۰۱
گفتگو ـــــــــــــــــ ۱۰۶
جواب نامہ ـــــــــــــــــ ۱۱۹

پیش گفتار

"بہار نور" کے پہلے حصہ نے محققین اور صاحبان علم میں مقبولیت پائی تو اب ہم خدا کی مدد سے اس مجموعہ کا دوسرا حصہ آپ حضرات کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

معلمین محترم:

آپ اس مجموعے سے متعدد طریقوں سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

٭ حضوری تعلیم

۱۔ یہ کتاب طلباء کو درسی عنوان سے پڑھائی جائے اور ہر کلاس میں ایک بحث کو ختم کیا جائے۔

۲۔ داستان، مثل یا قسم کی ایک تصویر طلباء کے سامنے پیش کی جائے اور موضوع کی وضاحت خود ان ہی سے کرائی جائے۔

۳۔ نقاشی کو مشق کے عنوان سے پیش کیا جائے یا طلباء سے کہا جائے کہ وہ داستان یا مثل کے متن کے لحاظ سے خود نقاشی کر کے دکھائیں۔

٭٭ غیر حضوری تعلیم

۱۔ کتاب طلباء میں تقسیم کردی جائے اور ان سے کہا جائے کہ وہ کتاب کے جواب نامہ کی تکمیل کرکے آپ کے پتہ پر روانہ کردیں اور امتیازی نمبر پانے والے انعامات حاصل کریں۔

۲۔ جواب نامہ کے علاوہ کتاب کے متن سے چند دقیق سوال دے کر طلباء کو متن کے مطالعہ کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

وضاحت: "بہار نور" کے پہلے حصہ کے صفحہ ۱۲ پر دیئے گئے لفظ 'ایمان' و "علم" کو دو مرادف و ہم آہنگ سمجھا جائے۔

امید ہے معلمین محترم اپنی مفید تنقید و راہنمائی کے ساتھ قرآن کو حسین ترین پیرایئے میں پیش کرنے کے سلسلے میں ہمارا تعاون فرمائیں گے۔

پہلا حصّہ

قرآن بشر کے کلام سے بلند ہے

(۲)

گذشتہ مطالب کا خلاصہ

"بہارِ نور" کے پہلے حصے میں ہم نے اس سلئے کہ قرآن بشر کے کلام سے بلند اور پیغمبرؐ اسلام کا معجزہ ہے، دو چیزیں بیان کی تھیں:

۱۔ حسنِ بیان

۲۔ نظم و ہم آہنگی: الف) موضوعات میں نظم ب) کلمات میں نظم ج) حروف میں نظم

گذشتہ کا پیوستہ ملاحظہ فرمائیں

بعض علوم

قرآن، کمال اور دنیوی و اخروی سعادت کی طرف انسان کی راہنمائی کو اپنا فریضہ کہتا ہے۔ لیکن اس میں اس بنیادی مقصد کی رعایت کے ساتھ بعض علوم اور مسلم نکات بھی بیان ہوئے ہیں جن پر مسلط ہونا انسان کے قبضہ کی بات نہیں ہے اور یہ خصوصیت کلام خدا کے علاوہ اور کسی کلام کو حاصل نہیں ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اپنی جگہ پر محکم و استوار ہے۔

ہمارے زمانہ میں علم کے ارتقاء سے یہ ممکن ہوگئی ہے کہ ہر شخص جدید وسائل مثلاً کمپیوٹر اور ہر طرح سے آراستہ کتب خانوں سے فائدہ اٹھا کر کسی علم کے ایک شعبہ میں مہارت پیدا کرلے۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ بھی ناقص ہی ہوگی، حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ہم اس کتاب میں، جو کہ چودہ سو سال قبل وجود میں آئی تھی، مختلف علوم کے خلاصہ کو بہترین صورت میں ملاحظہ کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک اس بات پر دال ہے کہ قرآن خدا کا کلام ہے، بشر کا نہیں!

قرآن کے نزول کے وقت یعنی "چودہ سو سال پہلے" انسانی معاشرہ پر جہالت و ضلالت طاری تھی۔

اس گھٹا ٹوپ تاریکی میں ایک سورج طلوع ہوا تاکہ علم و معرفت اور سعادت کے حصول کی طرف بشر کی ہدایت ہوسکے۔ جس زمانہ میں کیمیا کی طرح ابتدائی تعلیم بھی نایاب تھی، قرآن نے اس وقت بھی ۸۱۱ مرتبہ لفظ علم کو استعمال کیا اور بشر کے اختیار میں مختلف علوم کی کلید دیدی۔

قرآن ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا ہر دانشور اس میں اپنے علم کے ریشے تلاش کرسکتا ہے، خلاصہ کے طور ہم ان علوم میں سے بعض کی طرف یہاں اشارہ کررہے ہیں۔

* قرآن اور نفسیات شناسی

نزول قرآن کے زمانہ میں ــ خصوصاً جزیرہ نما عرب میں ــ اگرچہ نفسیات شناسی کا رواج واستعمال نہیں تھا لیکن اس زمانہ کی نفسیات شناسی کے بہت سے عناوین قرآن مجید میں ملاحظہ کئے جاتے ہیں۔

مثلاً کردار کے محرکات، انفعالات (خوف، غصہ، محبت، خوشی وغیرہ) غور کرنا، یاد کرنا اور شخصیت و نفسیات کا علاج قرآن کی دسیوں آیتوں میں بیان ہوا ہے۔

* * *

* قرآن اور اخلاق

جس زمانہ میں انسانی معاشرہ، خصوصاً جزیرہ نما عرب جہالت وخرافات میں غوطے کھا رہا تھا اور برے اور منفور صفات نے فرد، خاندانوں اور معاشروں کو تباہ کر دیا تھا اس وقت قرآن نے لوگوں کو بھائی چارگی، چشم پوشی، مہربانی، ماں باپ کے احترام عورتوں کی عزت، خود شناسی ... غیبت و تہمت اور منافقت و تکبر سے پرہیز کی دعوت دی، اس کے ساتھ عملی نمونہ بھی پیش کئے۔

اس سلسلے میں بہت کچھ موجود ہے، اس مختصر کتاب میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔

انَّما الْمُؤْمِنُونَ اِخْوَةٌ (حجرات/۱۰)

موٴمنین آپس میں بھائی بھائی ہیں

۱۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں، "مفاہیم اخلاقی و دینی در قرآن" مولف توشیہیکو

٭ قرآن اور تاریخ

جس زمانہ میں انسانی معاشرہ میں کسی مدوّن تاریخ کا وجود نہیں تھا اس زمانہ میں قرآن مجید ان تاریخی حوادث کو بیان کرتا تھا جو کئی صدی قبل رونما ہوئے تھے۔

قرآن مجید میں جو تاریخی مسائل نقل ہوئے ہیں وہ کچھ ایسے ہیں کہ اس زمانہ کے لوگ ان سے بالکل بے خبر تھے یہاں تک کہ عرب میں سے کسی ایک نے بھی یہ دعویٰ نہیں کیا تھا کہ ہم ان سے واقف ہیں۔

آثار قدیمہ کے ماہرین قوم سبا و قوم ثمود کے بارے میں قرآن کی تائید کرتے ہیں۔

قابیل کے ہاتھوں ہابیل کا قتل اور دفن کا طریقہ ان تاریخی حوادث کا نمونہ ہے جو کہ نزول قرآن سے ہزاروں سال قبل رونما ہوئے تھے۔

حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور دیگر پیغمبروں کی تاریخ کا تعلق قرآن مجید کے نزول سے سیکڑوں سال قبل سے ہے۔ جبکہ قرآن میں ان کے جزئیات تک بیان ہوئے ہیں۔ قرآن تاریخ کے شیریں واقعات نقل کرنے کے علاوہ ان سے تربیت اور انسان سازی میں بھی استفادہ کرتا ہے۔

٭ ٭ ٭

٭ قرآن اور اقتصاد

معاشرہ میں عدالت اجتماعی کے قیام کے لئے قرآن نے متعدد آیتوں میں ایک ہم آہنگ نظام کی بنیاد رکھی ہے۔

خصوصی و عمومی مالکیت کو تسلیم کرنا، فقر و ناداری کا قلع قمع کرنا، واجب (خمس و زکوٰۃ) اور مستحب (صدقہ) مالیات کی ادائیگی کا حکم دینا، چوری، کم تولنا فضول خرچی اور ربا سے باز رکھنا قرآن مجید کے اقتصادی مکتب کی بنیادی چیزیں ہیں۔

اس سلسلہ کی دسیوں آیتوں میں سے ایک یہ ہے :

یا أیُّھا الّذِینَ آمنوُا لا تأکُلُوا أموالَکُم بَینَکم بِالباطِلِ إلاّ أن تَکُونَ تجارۃً عَنْ تَراضٍ مِنْکُمْ

ایمان لانے والو! اپنے اموال کو آپس میں باطل کر کے نہ کھاؤ مگر یہ کہ راضی برضا تجارت کے ذریعہ۔

☆ ☆ ☆

٭ قرآن اور قضاوت (عدلیہ)

آج قوہ قضائیہ (عدلیہ) ہر ملک کے بنیادی ارکان میں شمار ہوتی ہے اور لا کالجوں میں اساتذہ اور طلباء حقوق اور عدلیہ کے مسائل کی تحقیق کرتے ہیں۔

لیکن چودہ سو سال قبل ایسے مسائل نہیں تھے لہٰذا قرآن نے متعدد آیتوں میں قضاوت کی کلیدی چیزوں کو بیان کیا ہے منجملہ ان کے ایک یہ ہے۔

وَاِذا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النّاسِ اَنْ تَحْکُمُوا بِالْعَدْلِ (نساء/۵۸)

جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔

☆ ☆ ☆

٭ قرآن اور سیاست

قرآن کے زمانۂ نزول میں جزیرہ نما عرب میں طوائف ملوکی کا دور تھا، اس زمانہ کے بڑے ممالک کی حکومت خود مختار بادشاہوں کے ہاتھوں میں تھی درحقیقت معاشرے کی باگ ڈور طاقتوروں اور پیسے والوں کے ہاتھوں کی کٹھپتلی تھی۔

قرآن نے معاشرہ کو چلانے کے لئے نیا نظام پیش کیا۔

قرآن مجید افراد کی برتری و عظمت کا معیار علم و تقوے کو قرار دیتا ہے اور معاشرہ کی حکومت بھی علما و متقین کے سپرد کرتا ہے اور ظالم بادشاہوں کی بجائے حکومت کو رسالت و امامت کے اختیار میں دیتا ہے۔

معاشرے کو سیاسی نہج چلانے کے بہت سے اصول قرآن میں بیان ہوئے ہیں۔

قرآنی معاشرہ کے اہم سیاسی نکات میں سے ایک اپنے استقلال کی حفاظت اور کافروں سے وابستگی نہ رکھنا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

وَلَن يَجعَلَ اللّٰهُ للكافِرينَ عَلَى المُؤمِنينَ سَبيلا (نساء/۱۴۱)

اللہ نے مومنین پر کافروں کو تسلط نہیں دیا ہے

☆☆☆

* قرآن اور علم نجوم

انسان کے قدیم ترین علوم میں سے ایک علم نجوم ہے۔ وہ آسمان، ستارے اور کہکشاؤں کا مطالعہ کرتا ہے۔

اگرچہ زمانہ قدیم میں مصر و یونان کے دانشوروں کو اس علم میں مہارت تھی لیکن ان کا یہ علم جزیرہ نما عرب میں نہیں آیا تھا۔ چنانچہ پہلے سے پیغمبر اسلام اور دیگر لوگوں کو اس کی خبر نہ تھی اس کے علاوہ اس سلسلے میں قرآن جن نکات کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ اتنے دقیق ہیں کہ صدیاں گزر جانے کے بعد انسان ان میں سے بعض کو آج سمجھ سکا ہے۔

قرآن فرماتا ہے: وَالشَمسُ تَجري بِمُستَقرٍ لَها

"سورج اپنے محور پر گھوم رہا ہے۔"

یہ بات آج ثابت ہوئی ہے کہ چونکہ سورج کا درجہ حرارت کئی ہزار درجہ ہے۔ یہ درخشاں ستارہ بڑی ندی کی طرح سیال چیز کی صورت میں گھوم رہا ہے۔

اسی طرح ادھر چند سال قبل یہ ثابت ہوا ہے کہ سورج کی گردش کی ایک قسم نہیں ہے بلکہ اس کی مختلف قسمیں ہیں جبکہ قرآن مجید نے صدیوں پہلے اس نکتہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔¹

¹ تفصیل کے لئے آیت اللہ نوری کی کتاب "دانش عصر فضا" کا مطالعہ فرمائیں

★ ★ ★

* قرآن اور زمین شناسی :

آج ہمارے مسکن زمین کے لئے بھی کئی قسم کی حرکت ثابت ہو گئی ہے جبکہ قرآن نے صدیوں قبل اس نکتہ کی طرف اشارہ کیا تھا۔

اَلَمْ نجعَلِ الْاَرْضَ مِهاداً (نباء/۶)

کیا ہم نے تمہارے لئے زمین کو گہوارہ نہیں بنایا ؟

گہوارہ گردش بھی کرتا ہے اور بچوں کے لئے آرام وہ بھی ہے، زمین کی بھی یہی کیفیت ہے۔ قرآن مجید نے بعض آیتوں میں جیسے ربّ المشارق والمغارب ... (معارج/۴۰) میں زمین کے کروی (گیند کی صورت) ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور اس میں ان چیزوں کی طرف بھی اشارہ ہے جن کا اس زمانہ میں انکشاف نہیں ہوا تھا۔[۱]

★ ★ ★

* قرآن اور کاشتکاری

آج یہ بات بھی تحقیق سے ثابت ہو گئی ہے کہ صرف حیوانات ہی نہیں بلکہ نباتات کو "نر" اور "مادہ" کی صورت میں پیدا کیا ہے۔ اس سلسلہ میں قرآن فرماتا ہے :

سُبْحانَ الّذی خَلَقَ الْاَزْواجَ کُلَّها مِمّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمّا لایَعْلَمُونَ (یس/۳۶)

لائق تسبیح ہے وہ جس نے زمین سے اگنے والی چیزوں کے جوڑے پیدا کئے اور خود تمہارے نفسوں سے جوڑے پیدا کئے جن کو تم نہیں جانتے۔

* قرآن اور ڈاکٹری، طب

ڈاکٹری وطبابت انسانی علوم میں سے قدیم ترین علم ہے، آج تو اس نے بہت ترقی کرلی ہے یہاں تک ایک آدمی چند سال مستقل تحقیق وتعلیم میں گزارنے کے بعد اس کے کسی شعبہ میں ماہر واسپیشلسٹ بن جاتا ہے۔ مثلاً آنکھ کے تل کا اسپیشلسٹ۔

جنین شناسی ڈاکٹری کی پیچیدہ ترین مہارتوں میں شمار ہوتی ہے، دیگر اصناف کے مقابلہ میں اس نے بہت ترقی کی ہے۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جو کتاب تہذیب و تمدن سے الگ حجاز کی سرزمین پر اس شخص کے ذریعہ وجود میں آئی کہ جس نے دنیا کے کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہیں کی تھی اس میں ایسی چیزوں کی شناخت سے متعلق گفتگو موجود ہے جو کہ جدید تحقیقات سے ہم آہنگ ہے۔[1]

☆ ☆ ☆

* قرآن اور فوجی مسائل

جس زمانہ میں فوجی طاقت کا اہم مقصد، ظلم و غارت گری اور ملک گشائی تھا، اس زمانہ میں قرآن نے فوجی جنگ کا مقصد ظالموں کا مقابلہ اور مظلوموں سے دفاع قرار دیا۔

اس سلسلہ میں قرآن نے ایک معیار معین کیا ہے:

لا تَظلِمُون ولا تُظلَمُون (بقرہ/۲۷۹)

دوسروں پر ظلم نہ کرو لیکن ظلم کو برداشت بھی نہ کرو۔

فوجی طاقت کی فراہمی کا مقصد کشور کشائی نہیں بلکہ اس کا اصلی مقصد قانون الٰہی سے دفاع کرنا ہے۔

وَاَعِدّوا لَهُم ما استَطَعتُم مِن قُوَّةٍ ومِن رِباطِ الخَيلِ، تُرهِبونَ بِهِ عَدُوَّ اللهِ وَعَدُوَّكُم (انفال/۶۰)

دشمنوں کے مقابلہ کے لئے جہاں تک تم سے ہو سکے سواری کے گھوڑے اور طاقت جمع کرو تاکہ دشمنان خدا اور اپنے دشمنوں پر رعب بٹھا سکو۔

☆ ☆ ☆

قرآن مجید میں دیگر علوم کے بنیادی مسائل اتنی تفصیل سے بیان ہوئے ہیں کہ ان کیلئے کئی مستقل کتابوں کی ضرورت ہے۔ لہٰذا اختصار کے پیش نظر اپنی بحث یہیں ختم کرتے ہیں۔[2]

[1] تفصیل کیلئے "القرآن والطب الحدیث" مولفہ ڈاکٹر عبد الرضا علی کا مطالعہ فرمائیں
[2] شائقین بہار نور کے پہلے حصہ کا مطالعہ فرمائیں۔

قرآن کی انسان شناسی

مکتب قرآن میں وہ انسان بہت مختلف ہے جسے ہم نے علوم کی راہ سے انسان سمجھا ہے۔

علوم کی راہ سے ہم جسے انسان سمجھتے ہیں وہ پیدائش و موت کے درمیان کی چیز ہے لیکن ان دونوں لفظوں کا قبل و بعد علوم انسانی کے لحاظ سے مجہول ہے۔

جبکہ مکتب قرآن کا انسان ان لفظوں میں محدود نہیں ہے۔

وہ دوسرے جہان سے آیا ہے۔ دنیا کے مدرسے میں اسے اپنے کو بنانا چاہئے دوسرے جہان میں اس کے مستقبل کا تعلق خود اس کی اس تگ و دو یا سستی سے ہے جو کہ اس دنیاوی مدرسے میں انجام دیتا ہے۔

پیدائش اور موت کے درمیان کا انسان جیسا کہ انسان سمجھتا ہے اس سے کہیں سطحی ہے جسے قرآن انسان قرار دیتا ہے۔[1]

زیر نظر کتاب میں قرآنی انسان کو حاصل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اس سلسلے میں دریائے نور قرآن ہی سے استفادہ کرنا چاہئے۔

ہمیں یہ جاننا چاہئے کہ:

* ہم کہاں سے آئے ہیں؟

اور یہ جاننے کے لئے کہ ہم کہاں سے آئے ہیں ہمیں اپنے خدا کو پہچاننا چاہئے اور اپنے خدا کی معرفت حاصل کرنے کے لئے ہمیں انسان اور کائنات کا اس عنوان سے مطالعہ کرنا چاہئے کہ یہ اس کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔

خداشناسی ←

[1] مجموعہ آثار شہید مطہری ج ۲ ص ۲۱۸

* ہم کہاں آئے ہیں ؟

قرآن کے نقطۂ نظر سے ہم دنیا میں آئے ہیں تاکہ ہم راہ نجات یا راہ ضلالت پر گامزن ہوں لیکن ان دونوں راستوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا خود ہمارے علم و انتخاب پر موقوف ہے پس خدا نے ہماری ہدایت کیلئے پاکیزہ ترین انسانوں کو بھیجا ہے اور ہمیں ان نورانی پیکروں کو پہچاننا چاہیئے۔

◄ راہنما شناسی

اپنی جان سے زیادہ عزیز راہنماؤں کو پہچاننے کے علاوہ اس راستے کو پہچاننا چاہئے جو کہ انہوں نے ہماری سعادت کے لئے مقرر کیا ہے۔

◄ راہ شناسی

* ہم کہاں جارہے ہیں ؟

یہ جاننے کے لئے کہ ہم کہاں جارہے ہیں، ہمیں دوسرے جہان کی خصوصیات اور اس کی ہمیشہ رہنے والی نعمتیں اور اس کے سخت مراحل و عذاب کو کو بھی پہچاننا چاہیئے۔

◄ معاد شناسی

ہم خدا کی مدد سے مندرجہ بالا موضوعات میں سے ہر ایک کے بارے میں گلستانِ قرآن سے ایک غنچہ چن کر آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔

ہر ایک حصہ کے آخر میں قرآنی معلومات سے متعلق کچھ مطالب اور چند سوالات آپ کی استعداد میں اضافہ کی غرض سے مقرر کئے ہیں۔

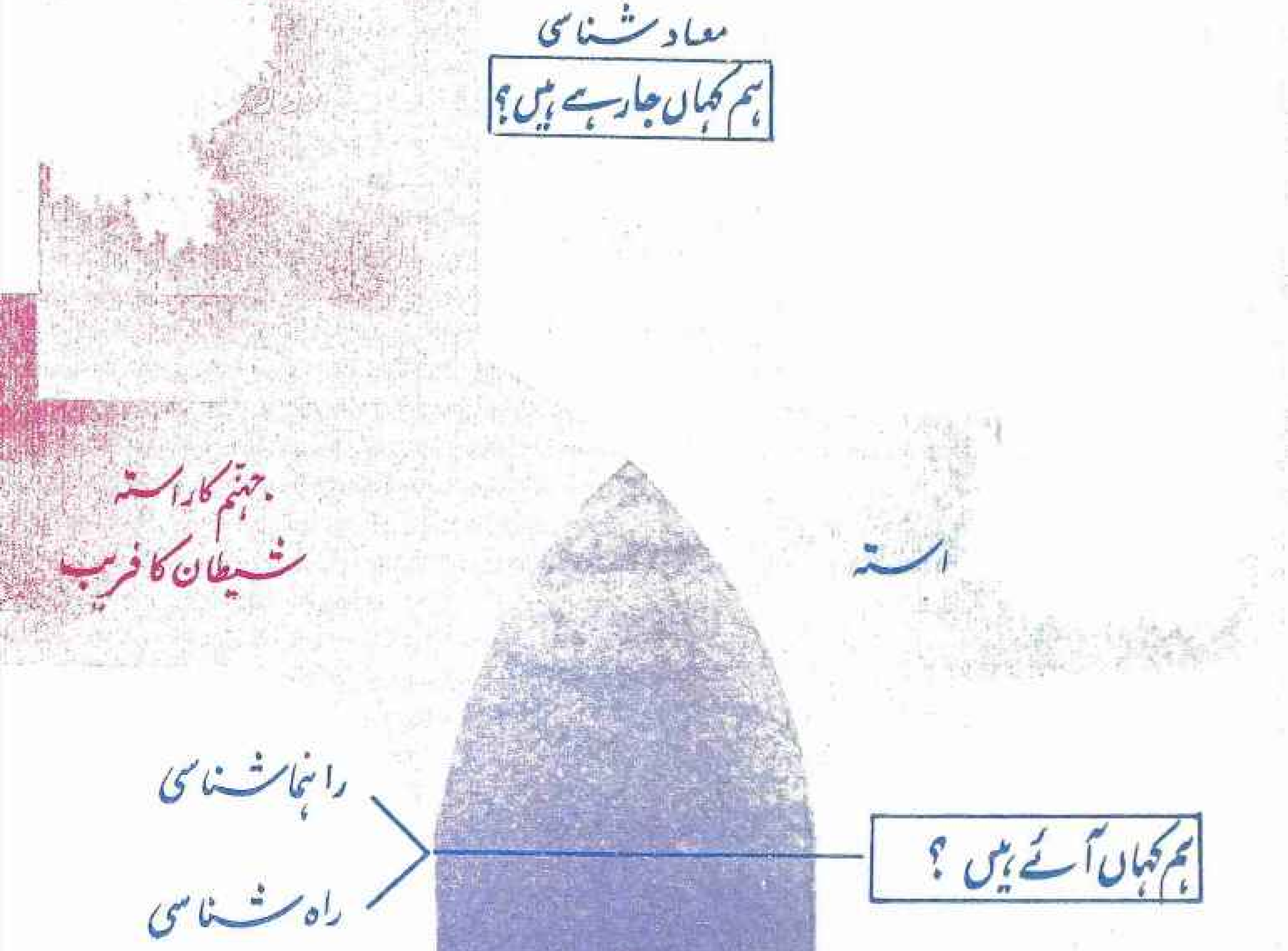

آیات قرآن کی دستہ بندی کا نقشہ

دوسرا حصہ

نشانیوں کے ذریعہ
خداشناسی

۱۔ انسان کی تخلیق :

گذشتہ مطالب کا خلاصہ

بہار نور کے حصۂ اول میں سورۂ روم کی ۲۰ ویں آیت کے ذریعہ یہ معلوم ہو چکا ہے کہ انسان کے بدن کی پر اسرار عمارت جسے قدرت مند خالق نے خاک سے بنایا ہے، ہمیں خداشناسی کا سبق سکھاتی ہے۔

اسی طرح خلیہ کی پیچیدہ عمارت کے بارے میں بھی گفتگو ہوئی۔

گذشتہ کا پیوستہ ملاحظہ فرمائیں

وَاللّٰهُ اخرَجکُم مِن بُطُونِ اُمَّھاتِکُم لاتَعلَمُونَ شَیئاً
وَجَعَلَ لَکُمُ السَّمعَ
وَالاَبصارَ
وَالأفئِدَۃَ
لَعَلَّکُم تَشکُرُون (نحل/۱۴).

اور خدا نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ سے پیدا کیا جبکہ تم کچھ بھی نہیں جانتے تھے. پھر تمہارے لئے کان، آنکھیں، عقل و قلب قرار دیئے تاکہ تم شکرگزار بن جاؤ.

اخرجکم = اخرج + کم، تمہیں نکالا	بطون = بطن کی جمع، بہت سے شکم
امهات = ام کی جمع، مائیں	جعل = قرار دیا
لکم = تمہارے لئے	سمع = کان
ابصار = آنکھیں	الافئدۃ = فواد کی جمع، عقل یا قلب
لعلکم = لعل + کم، تاکہ تم ہو جاؤ	تشکرون = شکرگزار

★ ★ ★

اب ہم آپ کے ساتھ ایک عظیم ترین صنعتی شہر کے دیدار کے لئے چلتے ہیں.
بظاہر اس مختصر لیکن عظیم شہر میں اتنے زیادہ خوبصورت و حسین شعبے ہیں کہ اگر ہم ان میں سے ہر ایک کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہیں اور ہر ایک کی تحقیق کریں تو اس کے لئے سیکڑوں سال کی عمر بھی کافی نہیں ہوگی.
مجبوراً اس عظیم شہر کے صرف ان شعبوں کے بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں جو کہ مذکورہ آیت میں بیان ہوئے ہیں.

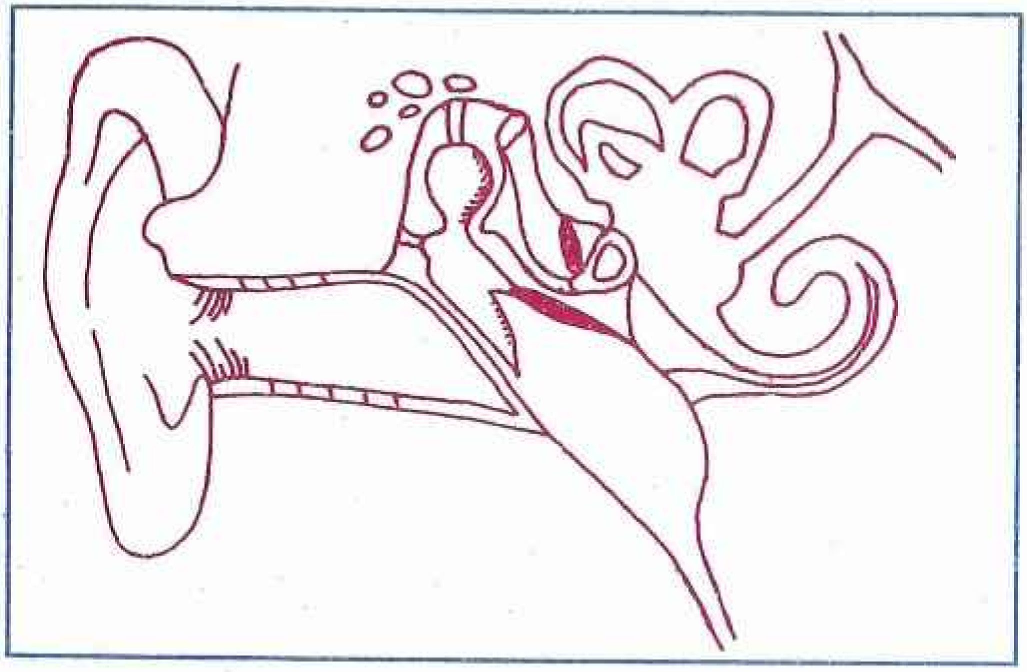

کان، بدن کے عظیم شہر کے عالم خارج سے ارتباط کے دو اہم وسیلے ہیں جو کہ آواز کی لہروں کو کنٹرول کرتے ہیں۔

آواز کی لہریں ہر جگہ پہنچتی ہیں اور ہر عضو سے ٹکراتی ہیں لیکن صرف کان ہی انھیں قابو میں کرتے ہیں پھر وہ الیکٹریسٹی میں تبدیل کرکے دماغ میں منتقل کردیتے ہیں اور شنوائی کو ایجاد کرتے ہیں۔

آواز کی لہروں کو کنٹرول کرنے والی قوت سے آشنائی کے لئے بدن کے عظیم شہر کے حصہ کا مطالعہ فرمائیں۔

یہ بھی ٹیپ رکارڈر کی طرح ترقی یافتہ اور پیچیدہ ہے جو کہ آوازوں کو سننے کے علاوہ انہیں جانچ پرتال کے لئے دماغ میں منتقل کردیتا ہے۔

اس مشنری میں تین حیرت انگیز بنیادی حصے ہیں: ظاہری کان، درمیانی کان، اور باطنی و داخلی کان اور ان میں سے ہر ایک کے بہت ہی ظریف و دلکش حصے ہیں۔

ظاہری کان اپنی مخصوص عمارت میں آوازوں کی سمت کو متعین کرتے ہیں اور پھر انہیں درمیانی کانوں کی طرف منتقل کر دیتے ہیں، آوازیں کان کے پردوں میں ارتعاش پیدا کرتی ہیں پھر یہ ارتعاش کان کے پردوں کے ذریعہ ہتھوڑا نما ہڈی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور پھر آئرن و رکاب نما ہڈی کو مرتعش کرتا ہے۔

رکاب نما ہڈی کے ارتعاشات داخلی و باطنی کان میں داخل ہوتے ہیں اور مجرائے حلزونی کو مرتعش کرتے ہیں۔

اس کے بعد آواز کے ارتعاشات ایک انرجی کی صورت میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور عصبی ریشوں کے ذریعہ دماغ میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

یاد رہے پندرہ سال کی عمر میں انسان کا حافظہ ..... ۵, قسم کی آوازوں کو پہچان سکتا ہے اور ان کی دستہ بندی کر کے آوازوں کا موازنہ کر سکتا ہے۔

دوسرا اہم فریضہ جو کان انجام دیتے ہیں، تعادل کا برقرار رکھنا ہے، جو کہ زندگی سالم رکھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔

☆

عزیزو! ایک لمحہ کے لئے غور کیجئے، ذرا سوچئے:
سچ بتایئے کہ اگر کان نہ ہوتے تو کیا ہم آوازوں کا تعین کر سکتے تھے؟
کیسے سبق پڑھ سکتے تھے؟
کیونکر زندگی گزار سکتے تھے؟

اور .....
پس ہم اس عظیم نعمت کی خاطر مہربان خالق کی حمد کرتے ہیں۔

جَعَلَ لَكُمُ... وَالْاَبْصار...	تمہارے لئے دو آنکھیں قرار دیں

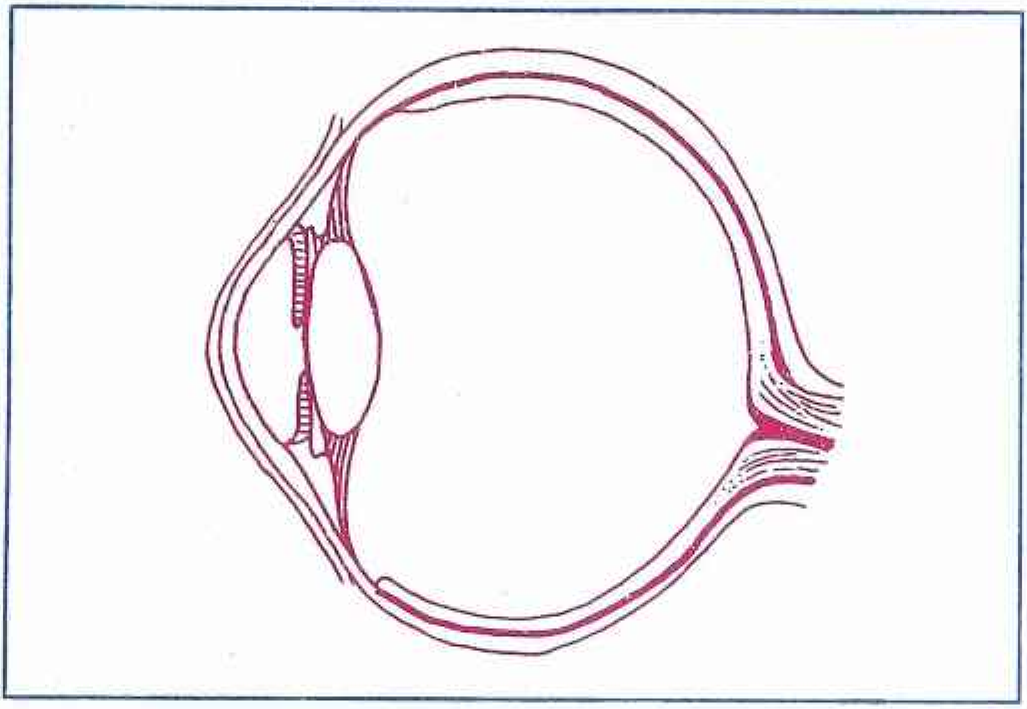

عالم خارج سے بدن کے عظیم شہر کے ساتھ روابط کے دو اہم وسیلے آنکھیں ہیں۔

نور کی لہریں بدن کے ہر عضو سے ٹکراتی ہیں لیکن انھیں صرف آنکھیں حاصل کرتی ہیں اور الیکٹریسٹی میں تبدیل کر کے دماغ میں منتقل کر دیتی ہیں اس کے بعد بینائی کو ایجاد کرتی ہیں۔

بدن کے شہر کے نگہبان والے حصہ کو ملاحظہ فرمائیں:
یہ حصہ سات منزلہ عمارت پر مشتمل ہے۔ ہر طبقہ میں بہت سے کارکن کام کرتے ہیں
ہم آہستہ آہستہ زینہ بزینہ اوپر جاتے ہیں اور اس کی ساتویں منزل پر پہنچتے ہیں۔
اس میں مخروطی شکل اور نہ تھکنے والا تیرہ کروڑ کا ایک عملہ کام میں مشغول ہے۔
ہم انگشت بدندان چھت کو دیکھتے ہیں کہ جس میں نوے ۹۰ ہزار ایسے عصبی ریشے ہیں کہ جن کا کام دماغ تک خبر پہنچانا ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے آنکھوں کے ایک اسپیشلسٹ اس ڈاکٹر کی گفتگو پیش کر رہے ہیں جس نے اپنی ساری عمر اسی اہم و نازک عضو کی تحقیق میں کھپائی ہے،

وہ کہتا ہے:
آنکھوں کی تصویر لینے والی مشنری کی سیکڑوں خصوصیات میں سے میں مختصر طور پر بعض ہی کی طرف اشارہ کروں گا:

۱۔ آنکھ کا ڈیا فرام آٹومیٹک طور پر چھوٹا، بڑا ہوتا رہتا ہے، کبھی اس کا قطر بہت چھوٹا (۱/۵ ملی میٹر) اور کبھی بہت بڑا (۸ ملی میٹر) ہو جاتا ہے اس طرح وہ بہت دور اور بالکل قریب کی چیزوں کی تصویر لیتا رہتا ہے۔

۲۔ آنکھ سات پردوں سے مل کر بنی ہے اور ہر پردہ کی مخصوص عمارت ہے جہاں وہ اپنا فریضہ انجام دیتا ہے۔ واضح رہے اس میں معمولی خلل کے واقع ہونے سے بینائی کا نظام مختل ہو جاتا ہے۔ ساتویں منزل کے بعد بینائی کے اعصاب قرار دیئے گئے ہیں جو کہ تصویروں کو تشخیص کے لئے دماغ میں پہنچاتے ہیں۔

۳۔ تصویر لینے کے لئے نور کی تنظیم، یہ اہم اور دقیق کام ہے۔ فن کے ماہر ہی اسے انجام دے سکتے ہیں، جبکہ آنکھیں اپنی حس میں تصرف کے بعد کم و زیادہ نور یعنی بہت زیادہ اور بہت کم روشنی میں تصویر لے سکتی ہیں۔

۴۔ آنکھ کے دائرہ کے اطراف والے عضلات اسے چاروں طرف گھوماتے رہتے ہیں تاکہ تصویر لینے کا کام صحیح طور پر انجام پائے۔

۵۔ کیمرے کے لئے ریل کی فراہمی بھی آسان کام نہیں ہے، ایک معین مدت کیلئے ریل سے استفادہ کیا جاتا ہے، جبکہ آنکھ کی مشنری میں آٹومیٹک طور پر ریل تیار ہوتی ہے، اور اس کے دماغ میں منتقل ہو جانے کے بعد، دوسری چیزوں کی تصویر لینے کیلئے تیار ہو جاتی ہے اور یہ کام بہت ہی حیرت انگیز سرعت میں انجام پاتا ہے۔

۶۔ آنکھ ہڈی کے ایک محکم قلعہ میں قرار دی گئی ہے اور اس نازک و حساس عضو کے لئے متعدد محافظ، جیسے بھویں، پلکیں قرار دیئے گئے ہیں، اس کو پاک وصاف کرنے کے لئے جوش مارتے ہوئے چشمے بنائے گئے ہیں جو کہ ہمیشہ آنکھوں میں قطرے ٹپکاتے رہتے ہیں۔ اسی طرح نور کے انعکاس کے مسائل اور ڈیا فرام وغیرہ سے مربوط قوانین بہت دلچسپ اور پیچیدہ ہیں، ان کے گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے۔

☆

عزیزو!

سچ بتایئے کہ اگر ہمارے پاس آنکھیں نہ ہوتیں تو کیا ہم، نیلگو آسمان، بہتے دریا اور رنگ برنگے پھولوں کو دیکھ سکتے تھے؟

ہم کس طرح انکشاف و اختراع کر سکتے تھے؟

کیونکر زندگی گزار سکتے تھے؟ و......

پروردگار! ہم تیرا اتنی ہی بار شکر ادا کرتے ہیں جتنے آنکھوں میں خلیے ہیں

وَجَعَلَ لَكُمُ... الْأَفْئِدَةَ(۱) تمہارے لئے عقل پیدا کی گئی

جیسے کان سننے اور آنکھ دیکھنے کا وسیلہ ہے اسی طرح قلب کے ذریعہ فکر، حافظہ اور تخیل وغیرہ انجام پاتے ہیں۔ انسان کی زندگی اور خون کی گردش میں قلب کا بنیادی کردار ہے چنانچہ خلیوں کو اس کے ذریعہ غذا پہنچتی ہے۔

اور چونکہ لفظ "فواد" قرآن میں عقل و قلب دونوں معنی میں استعمال ہوا ہے۔ اس لئے ہم بدن کے شہر کے اس اہم مرکز کو موضوع بحث بناتے ہیں۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں عقل (غور کرنے کا مرکز) اور قلب (احساسات و جذبات کا مرکز) ہے۔

☆ ☆ ☆

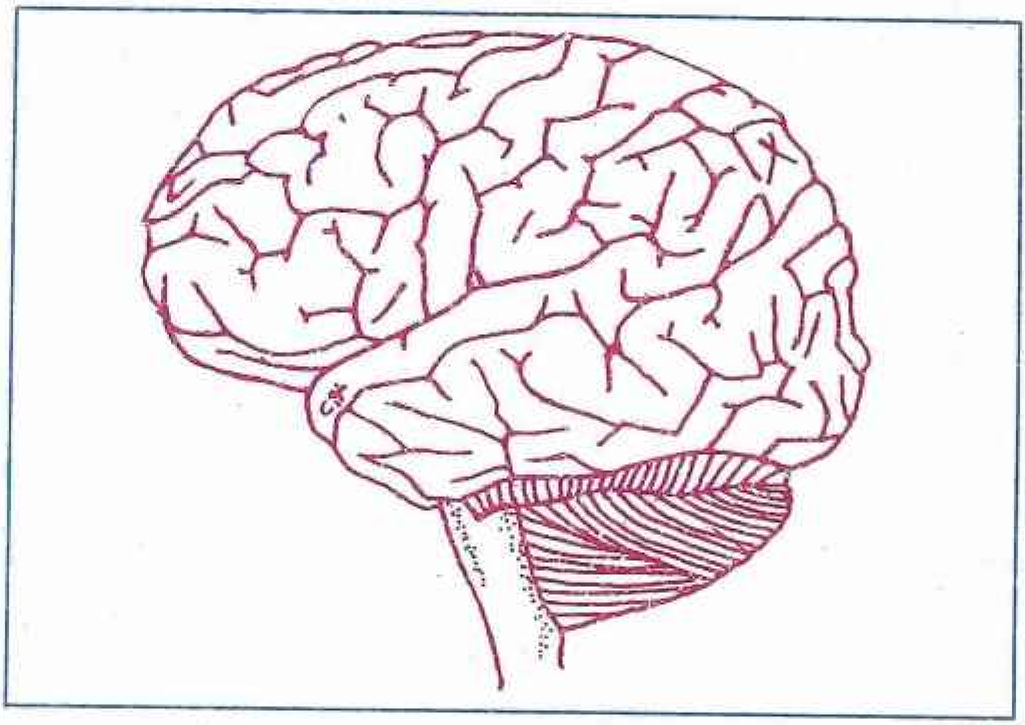

انسان کے مغز کی عمارت بظاہر حیوانات کے مغز کی عمارت سے مختلف نہیں ہے۔

۱۔ افئدہ: فواد کی جمع ہے اس کے معنی عقل یا دل کے بیان ہوئے ہیں (پیام قرآن جلد ۱ ص۶۲ و قاموس قرآن علی اکبر قریشی ج ۵ ص ۱۲۳

۲۔ جیسا کہ کان سننے اور آنکھ دیکھنے کے وسیلہ ہیں ایسے ہی قلب غور کرنے کا وسیلہ ہے لیکن خود فکر کیا ہے؟ اسے نہایت الحکمہ مولفہ علامہ طباطبائی کی بحث عاقل و معقول میں ملاحظہ فرمائیں۔

لیکن قدرت مند خالق نے انسان کے قلب کو وہ حیرت انگیز صلاحیت وطاقت عطا کی ہے کہ جسے ضبط تحریر نہیں لایا جا سکتا۔

انسان اپنی تمام علمی ترقیوں کے باوجود قلب کی چند ظاہری طاقتوں کی تحقیق کر سکتا ہے۔ ہم جو کچھ قلب کے بارے میں جانتے ہیں وہ بہت کم ہے اس کی مجہول چیزیں بہت زیادہ ہیں۔

ہماری معلومات کہاں ذخیرہ ہوتی ہیں؟ اور برسوں گزر جانے کے بعد کیسے محفوظ رہتی ہیں؟ اور نئے افکار ہمارے وجود میں کیسے جاگزیں ہوتے ہیں؟ روح کا دل سے کیا ربط ہے؟ ان کے علاوہ اور بہت سے مسائل ہیں جن سے انسان بے خبر ہے۔

اب ہم شہر بدن کے مرکز فرماندھی کے حصہ کے بارے میں ہر چند ناچیز ہیں کچھ معلومات فراہم کرتے ہیں۔

فرماندھی کے مرکز کی عمارت کے مختلف حصے اور شعبے ہیں اور ہر شعبہ متعدد شاخوں میں منقسم ہے۔

۱۔ مغز قدامی:

(الف) مغز کا نصف حصہ غدود اور کھال پر مشتمل ہے۔

(ب) جو حصہ مغز کے نصف حصہ کو درمیانی مغز سے مربوط کرتا ہے وہ بعد والے حصہ (تالاموس والی تالاموس) اور مقدم حصہ (چھوٹا لاموس وساب تالاموس) پر مشتمل ہے۔

۲۔ مغز خلفی:

چھوٹے مغز، پل مغزی اور میلا نفسال پر مشتمل ہے۔

مغز کو آکسیجن کی بہت ضرورت ہوتی ہے، باوجودیکہ وہ بدن کے دو فیصد وزن کو تشکیل دیتا ہے لیکن وہ بیس فیصد آکسیجن صرف کرتا ہے اور سترہ فیصد قلب سے (مصفیٰ خون) حاصل کرتا ہے۔

انسان جو کام بھی انجام دیتا ہے، سونے، بیدار ہونے سے دیکھنے اور

سننے تک ان میں سے ہر ایک کو مغز ہی کنٹرول کرتا ہے۔
مغز کی عمارت کے ہر شعبہ کا کام انسان کے گونا گوں اعمال و کردار کو کنٹرول کرنا ہے اور اس کے علاوہ ہزاروں پیچیدہ نکات ہمارے دل میں موجود ہیں ان میں سے ہر ایک بجائے خود ایک حیرت انگیز دنیا ہے، ان سب کو صرف اس کتاب میں بیان کرنے کی گنجائش ہی نہیں بلکہ کسی انسان کے بس کی بات بھی نہیں ہے۔
مغز میں ۱۱ سے ۱۴ ارب تک عصبی خلئے موجود ہیں۔
اور یہ خلئے مخصوص ریشوں کی وجہ سے آپس میں مرتبط ہیں، تقریبًا دو لاکھ عصبی ریشے ان خلیوں کو بدن کے دوسرے مرکزوں سے مرتبط کرتے ہیں۔
الیکٹرونک مغز کی ایجاد سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے: کیا انسان مستقبل میں اسے انسان کے مغز کا جانشین بنا سکیگا یا نہیں یعنی وہ انسان کی طرح "سوچے" ارادہ کرے گا؟
مشہور صاحب قلم گاہون کہتا ہے: کمپیوٹر کا پیچیدہ نظام انسان کی عقل جیسا کام ہرگز انجام نہیں دے سکتا۔
بلا خوف تردید یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ انسان کی عقل جو کہ کمپیوٹر کی موجد ہے۔ اس کا کمپیوٹر سے موازنہ نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ کمپیوٹر وہی کام انجام دیتا ہے جس کا اسے حکم دیا جاتا ہے۔
انسان کا مغز نیند کی حالت میں بھی، جبکہ کوئی فعالیت نہیں ہوتی، پانچ کروڑ عصبی پیغام کا تبادلہ کرتا ہے۔
انسان اپنی عقل، غور و فکر، خلاقیت و ابتکار اور انتخاب سے ہزاروں الیکٹرونک مشینیں اور کمپیوٹر بنا سکتا ہے، لیکن ایک کمپیوٹر خود اپنے جیسا دوسرا کمپیوٹر ایجاد نہیں کر سکتا اور نہ ہی اپنے نقائص کو دور کر سکتا ہے۔

انسان کے مغز میں اطلاعات فراہم کرنے کے دس ارب (۱۰,۰۰۰۰۰۰۰۰۰) یونٹ ہیں اور یہ پراسرار مغز دانشوروں کو ہر پہلو سے حیرت زدہ کرتا ہے۔
اگر آپ ان اطلاعات کو قلم بند کرنا چاہیں اور چوبیس گھنٹے مسلسل لکھیں تو اس کام کے لئے دو ہزار سال کا عرصہ درکار ہے۔

اے اللہ! ہم تیری اتنی ہی بار حمد کرتے ہیں جتنے مغز میں خلیے ہیں

☆ ☆ ☆

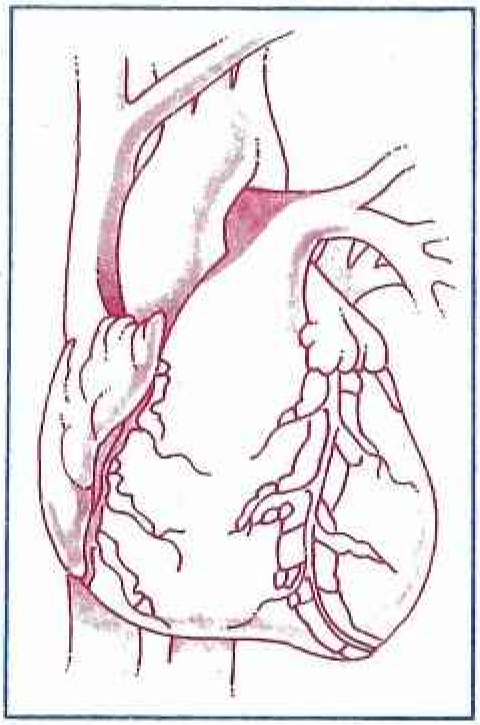

موٹر گاڑیاں، ہوائی جہاز اور کارخانے سب ہی ایک مدت کے بعد بے کار ہو جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ دھاتوں میں سب سے زیادہ محکم و مضبوط فولاد ہے لیکن کیا آپ جانتے ہیں کہ گوشت کا بنا ہوا یہ ہمارا قلب مضبوط ترین دھات سے بھی زیادہ محکم ہے۔
ہمارا قلب ایک منٹ میں ۷۰ مرتبہ اور ہر گھنٹے میں ۴۲۰۰ مرتبہ اور ہر رات دن میں ۱۰۰۸۰۰ مرتبہ اور سال میں ۳۶۷۹۲۰۰۰ مرتبہ اور ستر سال کی عمر میں مجموعی طور پر ڈھائی ارب بار کھلتا اور سکڑتا ہے، اور ہر دفعہ خون کو پورے بدن میں

پہنچاتا اور واپس لیتا ہے اس مدت میں مجموعی طور پر ۲۵۸،۷ ٹن خون کو لاکھوں کلو میٹر موی رگ سے گزارتا ہے۔

ڈاکٹر برنارڈ کہتے ہیں: انسان کے بدن کی (سرخ و سیاہ اور موی رگ) رگوں کا طول ۹۰۰۰۰ کلومیٹر یا ۹ کروڑ کلو میٹر ہوگا اور چونکہ پورے کرۂ زمین کا طول صرف ۴ کروڑ کلو میٹر ہے اس لئے انسان کے بدن کی رگوں کا طول کرۂ زمین کے طول سے کہیں زیادہ ہے۔

ہمیں بتایئے یہ دوام و استقامت کس دھات میں ہو سکتی ہے کہ جو سال میں تین کروڑ ساٹھ لاکھ مرتبہ رگڑ کھاتی ہو لیکن گھستی نہ ہو؟

کہتے ہیں ہر بارہ گھنٹے کے بعد قلب جتنی انرجی پیدا کرتا ہے وہ ۶۵ ٹن وزنی ٹرک کو ۲۵ سنٹی میٹر اونچا اٹھا سکتی ہے اور ایک سال میں دل کے ذریعہ چھبیس لاکھ (۲۶۰۰۰۰۰) لیٹر خون چھن کر نکلتا ہے خون کی اس مقدار کے لیے ۸۱ ٹینکر درکار ہیں۔

تعجب خیز بات یہ ہے کہ یہی ننھا سا دل خلیوں کی ایک بہت بڑی فوج کی غذا فراہم کرتا ہے، ان خلیوں کی تعداد ایک کروڑ ارب (۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) ہے۔ اور صرف ڈھائی کروڑ مرتبہ سرخ گلبول (ریڈ بلڈ کارپسلز) کی غذا پہنچاتا ہے اور اس سے زیادہ دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ کام چھوٹے انسانوں میں فی منٹ ۱۲۰ مرتبہ اور بڑے انسانوں میں فی منٹ ۷۰ مرتبہ انجام پاتا ہے۔

کیا دنیا میں ایسی کوئی انسانی طاقت، یا فوجی نظم و نسق موجود ہے کہ جو اتنی بڑی فوج کو اتنی سرعت اور دقت کے ساتھ ہر منٹ میں ستر مرتبہ غذا فراہم کر سکے۔؟

☆ ☆ ☆

آخر میں ہم آپ کی توجہ قرآن کی دو آیتوں کی طرف مبذول کراتے ہیں، تاکہ آپ کا پورا وجود قرآن کی عظمت کو محسوس کر لے:

اَم خُلِقُوا مِن غَیرِ شَی اَم هُمُ الخالقون (طور/۳۵)

کیا لوگ خود بخود بغیر کسی علت کے پیدا ہو گئے ہیں ؟
یا وہ خود ہی اپنے خالق ہیں ؟

☆ ☆ ☆

نَحنُ خَلَقناکُم فَلَوْ لا تُصَدِّقُونَ (واقعہ/۵۷)

ہم (خدا) نے تمہیں پیدا کیا ہے، پس اس کی تصدیق کیوں نہیں کرتے ؟

خدا کے صفات

سننے اور جاننے والا

... وَهُوَ السَّمِيعُ العَلِيم (بقرہ/۱۳۷)

خدا سننے اور جاننے والا ہے

قادر

اِنَّ اللّٰه عَلٰى كُلِّ شَيٍ قَدِيرٌ (بقرہ/۲۴۸)

بے شک خدا ہر چیز پر قادر ہے

بخشنے والا

... وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (بقرہ/۲۱۸)

خدا بخشنے والا اور مہربان ہے

کافروں کی سزا

... وَاللّٰهُ شَدِيدُ العِقَاب (آل عمران/۱۱)

کافروں اور منافقوں کیلئے خدا کا سخت عذاب ہے۔

مومنوں کا سرپرست

وَاللّٰهُ وَلِيُّ المُؤمِنِين (آل عمران/۶۸)

خدا مومنوں کا سرپرست ہے۔

انسان کے بدن کے وہ بعض اعضاء
جن کا قرآن میں ذکر ہے۔

سمع: کان	بصر: آنکھ
انف: ناک	لسان: زبان
حنجره: گلا	صدر: سینہ
صدر: قلب	فؤاد: عقل یا قلب
ید: ہاتھ	رِجْل: پیر

تواشیح (هم خوانی)

اَللهُ اَللهُ اَللهُ هُـــــوَ اللهُ هُــــوَ اللهُ   رَبُّ الْـوُجُودي وَلا مَـعْبُودَ اِلاَّ هُو
رَبُّ الْـوُجُودي وَلا مَـعْبُودَ اِلاَّ هُو

☆

ربٌّ غَـــــفُورٌ وَدُودٌ غـــــائِلٌ   سَجَدَتْ لَهُ الْمَلٰئِکُ تَرْجُوهُ وَتَـخْشاهُ

☆

الله الله الله هـــــو الله هـــــو الله   ربُّ الوجـودى ولا مـعبود الا هـو
رَبُّ الْـوُجُودي وَلا مَـعْبُودَ اِلاَّ هُو

☆

سُبْحانَهُ قَدْ تَجلىٰ في تَفَرُّدِ وَفي اوَّلِيهُ   وَفي نُعْما عَطٰایاهُ اَللهُ الله هو الله هو الله

☆

الله الله الله هــــو الله هــــو الله   ربُّ الوجـودى ولا مـعبود الاَّ هُـو
ربُّ الوجـودى ولا مـعبود الاَّ هُـو

جن آیتوں میں سجدہ واجب ہے

چار سوروں "سجدہ ، غافر ، والنجم اور علق" میں سے ہر ایک میں ایک آیت ایسی ہے کہ اگر انسان اسے پڑھے یا سنے تو سجدہ واجب ہو جاتا ہے ، آیت ختم ہونے کے بعد فوراً سجدہ کرنا چاہئے اور اگر بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے سجدہ کرے۔

ٹیپ رکارڈر سے ان آیتوں کے سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا جن میں سجدہ واجب ہے۔

- اس سجدہ میں قبلہ رو ہونے اور طہارت (وضو وغیرہ) کی ضرورت نہیں ہے
- اس سجدہ میں بغیر ذکر کے زمین پر پیشانی رکھدینا کافی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ دعا پڑھے :

لا اله الاّ اللّه حقّاً حقّاً

لا اله الاّ اللّه ایمانا و تصدیقا

لا اله الاّ اللّه عبودیتا و رقّا

سجدت لک یا ربّ... (۱)

تیسرا حصہ

(الف) راہنما شناسی

آزاد و مختار انسان، نیکی یا بدی، ہدایت یا گمراہی، سعادت یا شقاوت کے دوراہے پر کھڑا ہے۔

انسان کی دنیوی و اخروی فلاح و بھلائی کے لئے خدا نے ہر انسان کے اندر عقل کا چراغ روشن کیا ہے۔

لیکن اپنی تمام عظمتوں کے باوجود عقل محدود اچھائی اور برائی کو تمیز دے سکتی ہے وہ ایسے قوانین بنانے سے قاصر ہے جو کہ تمام روحی اور جسمی ضرورتوں کو پورا کر سکیں۔

بنابراین اس عظیم طاقت کے علاوہ ضروری تھا کہ بشر کی ہدایت کے لئے خدا سعادت آفرین قوانین بنائے اور اس کی مدد کرے۔

خدا نے اپنے پیغمبروں کو بہترین انسانوں میں سے منتخب کیا ہے تاکہ وہ خدا کے قوانین کو لوگوں تک پہونچائیں مزید برآں وہ خود بھی قوانین کا عملی نمونہ تھے۔

قرآن مجید نے متعدد آیات میں خدا کے پیغمبروں کا تذکرہ کیا ہے ان میں سے بعض کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

گذشتہ مطالب کا خلاصہ

بہار نور کے پہلے حصہ میں ہم نے پیغمبروں کو بھیجنے کے دو مقاصد بیان کئے تھے جو کہ عبارت ہیں:

۱- تعلیم و تربیت
۲- عدل قائم کرنا

پیوستہ ملاحظہ فرمائیں

پیغمبروں کی بعثت کا مقصد

٭ ۳۔ انسانوں کو آزادی دلانا

پیغمبروں کو بھیجنے کا ایک مقصد لوگوں کو مختلف قسم کی قید سے نجات دلانا ہے جیسا کہ اس سلسلے میں قرآن کا ارشاد ہے۔

يَأْمُرُهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنهاهُم عَنِ المُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبات وَيُحَرِّمُ عَلَيهِمُ الخَبائِثَ وَيَضَعُ عَنهُم اِصرَهُم وَالأَغلالَ الَّتی كانَت عَلَيهِم... (اعراف/۱۵۷)

پیغمبر لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم دیتا ہے اور برائیوں سے روکتا ہے، پاکیزہ چیزوں کو ان کے لئے حلال قرار دیتا ہے اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتا ہے اور ان سے اس سنگین بوجھ کو جدا کرتا ہے جو کہ ان پر لدا ہوا تھا۔

یتبعون: پیروی کرتے ہیں امی: مکہ کا رہنے والا یجدون: اس کو پاتے ہے
مکتوبًا: لکھا ہوا یامرھم: ان کو حکم دیتا ہے ینھاھم: انہیں منع کرتا ہے
یحلّ: حلال کرتا ہے طیّب: پاک یحرّم: حرام کرتا ہے
الخبائث: بری باتیں یضع: ہٹاتا ہے عنھم: ان سے اصرھم: بوجھ کو
والاغلال: پابندیوں کو

* ۴۔ تاریکی سے نجات

کِتابٌ اَنزَلناہُ اِلیکَ لِتُخرِجَ النّاسَ مِنَ الظُّلُماتِ اِلیَ النُّورِ بِاِذنِ رَبِّھِم اِلیٰ صِراطِ العَزیزِ الحَمید (ابراھیم / ۱)۔

یہ کتاب ہم نے آپ پر اس لئے نازل کی ہے تاکہ اپنے پروردگار کے حکم سے آپ لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر نور (علم وایمان) اور عزیز وحمید کے سیدھے راستہ پر لائیں۔

انزلناہ: ہم نے اس کو نازل کیا الیک: آپ پر لتخرج: تاکہ لوگوں کو نکالو	
باذن: اجازت سے ربھم: ان کے پروردگار کی	

سوال:

۱۔ تین نور کے مشعل داروں اور تین تاریکی میں گمراہ ہونے والوں کے نام بتایئے؟

۲۔ ہمارے بعض صفات ہمیں راہ نور پر اور بعض تاریکی کی راہ پر لے جاتے ہیں۔ ہر ایک کی تین تین صفتیں بیان کیجئے۔

پیغمبروں کے خصوصیات

یہ تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ خدا نے کامل ترین اور بہترین انسانوں کو اس بات پر مامور کیا ہے کہ وہ سعادت و کمال (راہ نور) کو لوگوں تک پہونچائیں۔

خدا کے پیغمبروں کا کام لوگوں تک اس کا پیغام پہنچا دینا ہی نہیں تھا بلکہ وہ خود تمام خوبیوں اور پاکیزگی کا نمونہ تھے۔

وہ بشریت کے عظیم معلّم تھے۔

قرآن کہتا ہے:

وَلَكُمْ فِي رَسُولُ اللهِ اُسوَةٌ حَسَنَةٌ (احزاب/۲۱)

پیغمبر ہیں تمہارے لئے بہترین نمونے ہیں

پیغمبروں کے بعض خصوصیات ملاحظہ فرمائیں تا کہ خدا کی مدد سے ان خصوصیات کو ہم اپنے اندر پیدا کر سکیں۔

گزشتہ مطالب کا خلاصہ

بہار نور کے پہلے حصہ میں پیغمبروں کے دو سبق آموز خصوصیات بیان کئے تھے جو کہ عبارت ہیں:

۱۔ راستگوئی

۲۔ محبت و خوش اخلاقی

اب دوسرے خصوصیات ملاحظہ فرمائیں

۳۔ لگاؤ اور دل سوزی

خدا کے پیغمبر لوگوں سے بے پناہ محبت کرتے اور نہایت ہی دل سوزی کے ساتھ ان سے عشق کرتے تھے اور بشر کی ہدایت کے لئے اور اسے جہالت، خرافات اور فساد سے نجات دلانے کی خاطر مشکلات و مصائب کو برداشت کرتے تھے۔

قرآن مجید کی بہت سی آیتوں میں پیغمبروں کی ان خصوصیات کی طرف اشارہ موجود ہے منجملہ ان کے

اُبَلِّغُكُمْ رِسَالَاتِ رَبِّي وَأَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ أَمِينٌ (شعرا/۱۰۹)

میں تو تم تک اپنے پروردگار کا پیغام پہنچاتا ہوں اور تمہارے لئے ایک امین خیرخواہ ہوں

ابلغکم : ابلغ + کم : تم تک پہنچاتا ہوں	رسالات : پیغامات
ناصح : خیرخواہ	امین : امانت دار

۴۔ امانت داری

إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ (شعرا/۱۰۷)

میں تمہارے لئے امین رسول ہوں

یہ صفت قرآن میں چھ مرتبہ پیغمبروں کی خصوصیت کے عنوان سے بیان ہوئی ہے۔

(شعراء/۱۲۵، شعراء/۱۴۳، شعراء/۱۶۲، شعراء/۱۷۸، دخان/۱۸)

⋆ ⋆ ⋆

درج ذیل الفاظ کی ضد لکھئے:

۱۔ امانت .... ۲۔ دلسوزی ....

۳۔ تواضع .... ۴۔ مہربانی ....

کچھ قرآنی سوالات

۱ • قرآن مردوں اور عورتوں کو عفت و پاک دامنی کی دعوت دیتا ہے، عورتوں کو نامحرموں سے پردہ کرنے کا حکم دیتا ہے: آیۂ حجاب کو مع ترجمہ لکھئے.

راہنمائی: یہ آیت سورۂ نور کی ۳۰ سے ۴۰ آیتوں کے درمیان ہے۔

☆

۲ • قرآن کہتا ہے: کہ جنتی اور جہنمیوں کے لباس میں بہت زیادہ فرق ہے۔ ان دو گروہوں کے لباس کا نام بتایئے۔" راہنمائی: سورہ کہف کی ۲۵ تا ۳۵ آیات میں جنتیوں کے لباس کا نام اور سورۂ حج کی ۱۵ تا ۲۵ آیات میں جہنمیوں کے لباس کا نام بیان ہوا ہے۔

☆

۳ • سورۂ کہف میں حضرت موسیٰ کی ایک عالم سے ملاقات کی داستان بیان ہوئی ہے. متعلقہ آیات کا مطالعہ کرکے بتایئے ۔

۱. اس عالم کا نام کیا ہے ؟

۲. انہوں نے کشتی میں سوراخ کیوں کیا ؟

۳. دیوار کو کیوں تعمیر کیا ؟

بعض لباس کے نام جو کہ قرآن میں بیان ہوئے ہیں۔

حریر : حریر　　　قمیص : کرتا

☆

لبوس : زرہ　　　جلابیب : روسری

☆

عبقری : قیمتی لباس　　　دف : گرم لباس

☆

ثیاب : کپڑا　　　استبرق : ہرے رنگ کا دیبا

☆

سندس : دیبا　　　کسوۃ : لباس

کیا آپ جانتے ہیں ؟

قرآن میں ایک مثال بیان ہوئی ہے کہ جس میں اونٹ اور سوئی کے الفاظ موجود ہیں کیا آپ اس آیت کو جانتے ہیں ؟ مع ترجمہ آیت لکھئے۔

رانمائی : یہ آیت سورہ اعراف کی ۳۵ تا ۴۴ آیتوں کے درمیان ہے

معمہ

۱ قرآن کے پانچ نام لکھئے۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔

۲ قیامت کے چار نام لکھئے۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔

۳ قرآن کے کن سوروں کے نام ایک حرفی ہیں ؟

۱۔ ۲۔

۴ قرآن کے کن سوروں کے نام دو حرفی ہیں ؟

۱۔ ۲۔

۵ قرآن کے کتنے سورے لفظ "قل" سے شروع ہوئے ہیں ؟ نام بتایئے۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔

۶ قرآن میں کس پرندہ کا نام "نامہ بر" بیان ہوا ہے ؟

۷ قرآن کے کس سورے کے شروع میں بسم اللہ نہیں ہے ؟ اور کس سورے میں دو بسم اللہ ہیں ؟

۸ کن سوروں کے نام دونوں طرف سے پڑھ جاتے ہیں ؟

امامؑ کا ارشاد ہے: قرآن کی ایک آیت پر کان دھرنا، سونے کے ایک پہاڑ سے زیادہ قیمتی ہے۔
(میزان الحکمہ ج ۸ ص ۹۳)

انٹرویو

جواد فروغی "نوجوان قاری" کہتا ہے: انسان زندگی میں قرآن سے انس پیدا کرکے اپنی شخصیت کو بہت جلد سمجھ سکتا ہے جبکہ قرآن کے بغیر زندگی کا کوئی مفہوم نہیں ہوگا۔
روزنامہ جمہوری اسلامی شمارہ ۳۹۶۷

امید حسنی زادہ "نوجوان قاری" کہتا ہے: میں قرآن سے آشنائی کے وقت سے یہ احساس کر رہا ہوں کہ میری پوری زندگی میں قرآن رچ بس گیا ہے اور اس نے میرے اخلاق کردار، گفتار اور شخصیت میں انقلاب پیدا کر دیا ہے: کیہان شمارہ ۱۳۶۳

خبریں

مکہ معظمہ میں ۳۹ ملکوں کے درمیان منعقد ہونے والے، حفظ و قرائت کے مقابلہ میں اسلامی جمہوریہ ایران اول اور دوم آیا ہے۔ ان مقابلوں میں ۳۹ اسلامی ممالک کے ۲۲۲ افراد نے شرکت کی تھی، حفظ میں برادر علی پرہیزگار ممتاز آئے۔
اور حفظ و قرائت میں برادر کریم منصوری سکنڈ آئے۔
مقابلے کے اختتام پر ایران کے دونوں قاریوں کو ایک مرتبہ پھر تلاوت کی دعوت دی گئی اور حاضرین نے بہت سراہا۔

(جمہوری اسلامی شمارہ ۳۹۶۷)

⋆ ⋆ ⋆

چھ سالہ عاطفہ تاجیک جو کہ قرآن کے تین پاروں کی حافظ ہے، اپنے والد کے ہمراہ رہبر انقلاب اسلامی (آیت اللہ خامنہ ای دام ظلہ) کی خدمت میں شرفیاب ہوئی۔
رہبر نے اس کی حوصلہ افزائی کی اور قیمتی انعام سے نوازا۔ (اطلاعات شمارہ ۲۰۱۹۳)

قرآن کے متعلق غیروں کے نظریات

فرانسوی مستشرق بارٹلی سنٹ ہیلر کہتا ہے:

قرآن زبان عرب کا بے نظیر شاہکار ہے اور ساری دنیا اس بات کو تسلیم کرتی ہے کہ اس کا ظاہری حسن اور اس کی باطنی عظمت میں کوئی فرق نہیں ہے۔

اس شاہکار کے الفاظ میں، نظم و ہم آہنگی اور افکار کا ترشح اس طرح جلوہ گر ہے کہ اس کے معانی کے سامنے عقل کے تسلیم ہوتے سے پہلے قلوب جھک جاتے ہیں کسی زمانہ میں کوئی شخص بھی اپنے کلام میں یہ تاثر پیدا نہیں کر سکا قرآن اپنے مخصوص نہج کے تحت مختلف مباحث اور متعدد قرائتوں کا حامل ہے۔

یہ ایک مذہبی سرود ہے، خدا کی حمد ہے، مدنی قانون بھی ہے دعا و مناجات بھی ہے، وعظ و نصیحت بھی ہے، جنگ کا دستور العمل بھی ہے اور تاریخ و داستان بھی ہے۔

قرآن زبان عرب کا بہترین و دلچسپ شاہکار ہے مذاہب عالم کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی ہے۔

اس کتاب کی اہمیت کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اعراب دشمنی، نفاق اور فن فصاحت میں مہارت رکھنے کے باوجود قرآن کا لوہا مان گئے اور اسے خدا کا کلام تسلیم کر لیا اور اس بات کے معتقد ہو گئے کہ کوئی شخص کسی زمانہ میں بھی ایسا کلام نہیں لا سکے گا۔[1]

[1] نظریہ دانشمندان جہان در بارۂ قرآن و محترم مولفہ حسین وجدانی

قرآن کیسے حفظ کریں ؟

امام کا ارشاد ہے : جو شخص قرآن حفظ کرے اور اس پر عمل کرے وہ خدا کے مقرب فرشتوں کی مانند ہے۔ حفظ قرآن مجید کے تین مرحلے (میزان الحکمہ ج ۸ ص ۶)

حفظ قرآن مجید کے تین مرحلے ہیں :

۱۔ رواں اور صحیح پڑھنا ، بہتر ہے کہ یہ کام دس سال کی عمر سے قبل انجام پائے۔

۲۔ ترتیل پر حاوی ہونا ۔ آیات کے وقف اور وصل کی رعایت کرنا۔ آیتوں کو عربی آہنگ میں پڑھنا اور آواز و تجوید پر مسلط ہونا ، بہتر ہے کہ اس کام کو دس کی عمر کے بعد انجام دیا جائے۔

۳۔ حفظ قرآن

طریقے :

قرآن مجید کو حفظ کرنے کے تین طریقے ہیں ، قارئین اپنی استعداد و صلاحیت کے اعتبار سے ان میں سے بہترین طریقے کو اختیار کریں۔

۱۔ تکرار اور مشق

۲۔ ترتیل کیلئے کیسٹوں سے استفادہ کریں۔

۳۔ آیات لکھیں

شرائط

الف ۔ فردی شرائط

۱۔ حفظ کے لئے ایسی جگہ منتخب کریں جو سادہ اور پرسکون ہو ۔
۲۔ مناسب و موزوں وقت منتخب کریں۔ بہترین وقت طلوع آفتاب سے قبل ہے۔
۳۔ دل جمعی و انہماک ہو ۔
۴۔ حفظ کے روزمرہ کے پروگرام کو مستقل جاری رکھیں ۔
۵۔ کم حفظ کریں لیکن اچھی طرح
۶۔ مناسب غذا کھائیں (ڈاکٹری اصولوں کے مطابق بر وقت متوسط مقدار میں کھانا کھائیں)

ب ۔ عام شرائط

۱۔ معین قرآن سے حفظ کیا جائے ۔
۲۔ ابتداء میں سوروں کا نام حفظ کیا جائے اس کے بعد سوروں کو یاد کیا جائے ہمارا مشورہ ہے کہ حفظ کا آغاز تیسویں پارہ سے کریں ۔
۳۔ کسی بھی سورے کو حفظ کرنے سے پہلے اس کی آیتوں کی موضوعات کے اعتبار سے دستہ بندی کرلیں۔
۴۔ قرآن کے جتنے حصہ کا حافظ ہے دوسروں کے سامنے اتنا ہی تلاوت کریں۔
۵۔ ترتیل کی کیسٹیں سننا بہت مفید ہے ۔
۶۔ دماغ پر یکایک بوجھ ڈالنا صحیح نہیں ہے بلکہ پروگرام کے تحت درجہ بدرجہ آگے بڑھیں ۔

پیغمبروں کی داستانیں

قرآن مجید کی بہت سی آیتوں میں پیغمبروں کی سبق آموز زندگی ستمگروں اور گمراہوں سے ان کی جنگ اور ان کی کامیابیوں کو دلچسپ و شیرین داستانوں کے پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے جو کہ ہر سن و سال خصوصاً جوانوں اور نوجوانوں کیلئے بیان ہوئی ہیں۔

اس مجموعہ میں خدا کے ایک پیغمبرؑ کی داستان زندگی پیش کی جا رہی ہے۔

۱۔ خدا کے اس عظیم پیغمبر کا نام قرآن کے ۳۴ ویں سورے میں ۱۳۶ مرتبہ بیان ہوا ہے۔

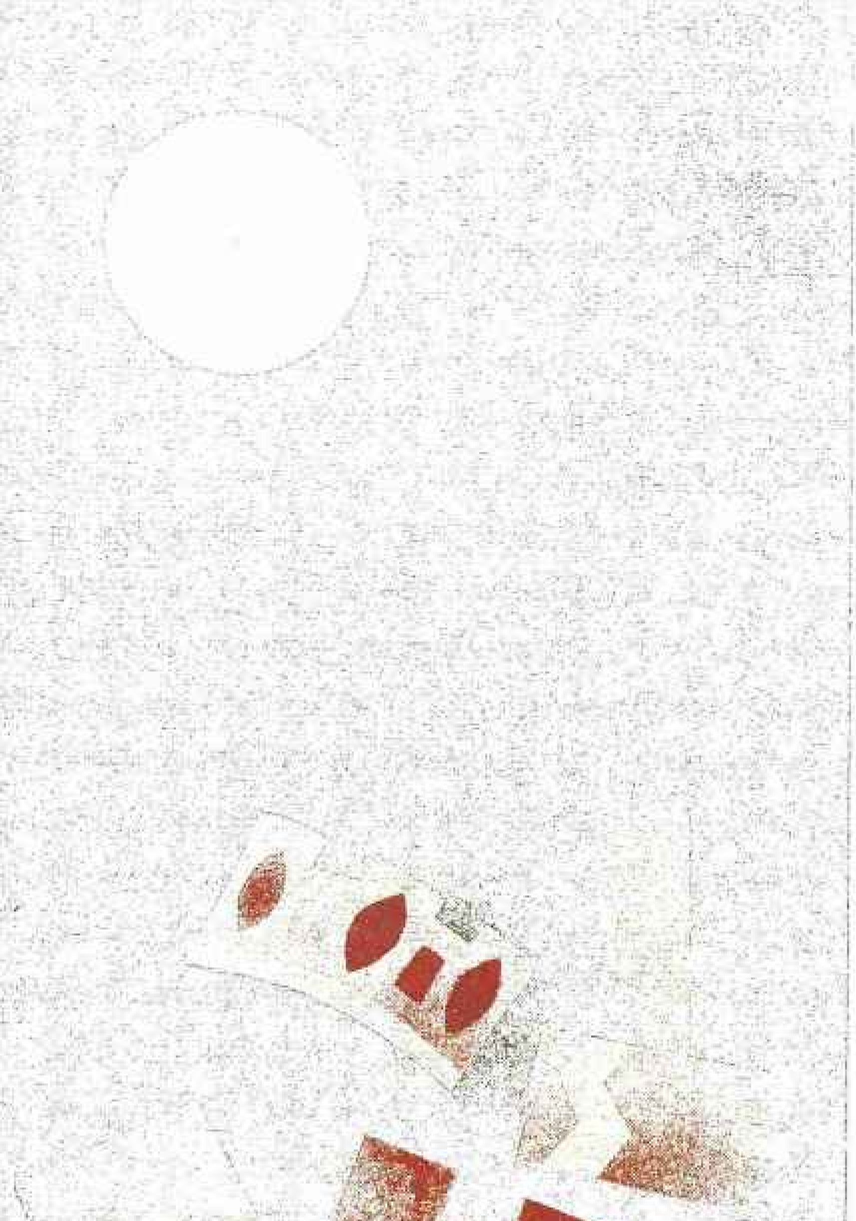

دریا سے دریا تک

فرعون نے ایک شب خواب میں دیکھا کہ بنی اسرائیل کا ایک بچہ اس کے تخت و تاج کو تباہ کرے گا۔

اس نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ ہر نوزاد لڑکے کو قتل کر دیا جائے۔

خدا نے عمران اور یوکابد کو ایک لڑکا عنایت کیا۔

خدا نے یوکابد کو الہام
کیا: بچے کی حفاظت کی خاطر
اسے ایک صندوق میں رکھ کر
دریائے نیل میں چھوڑ دو۔

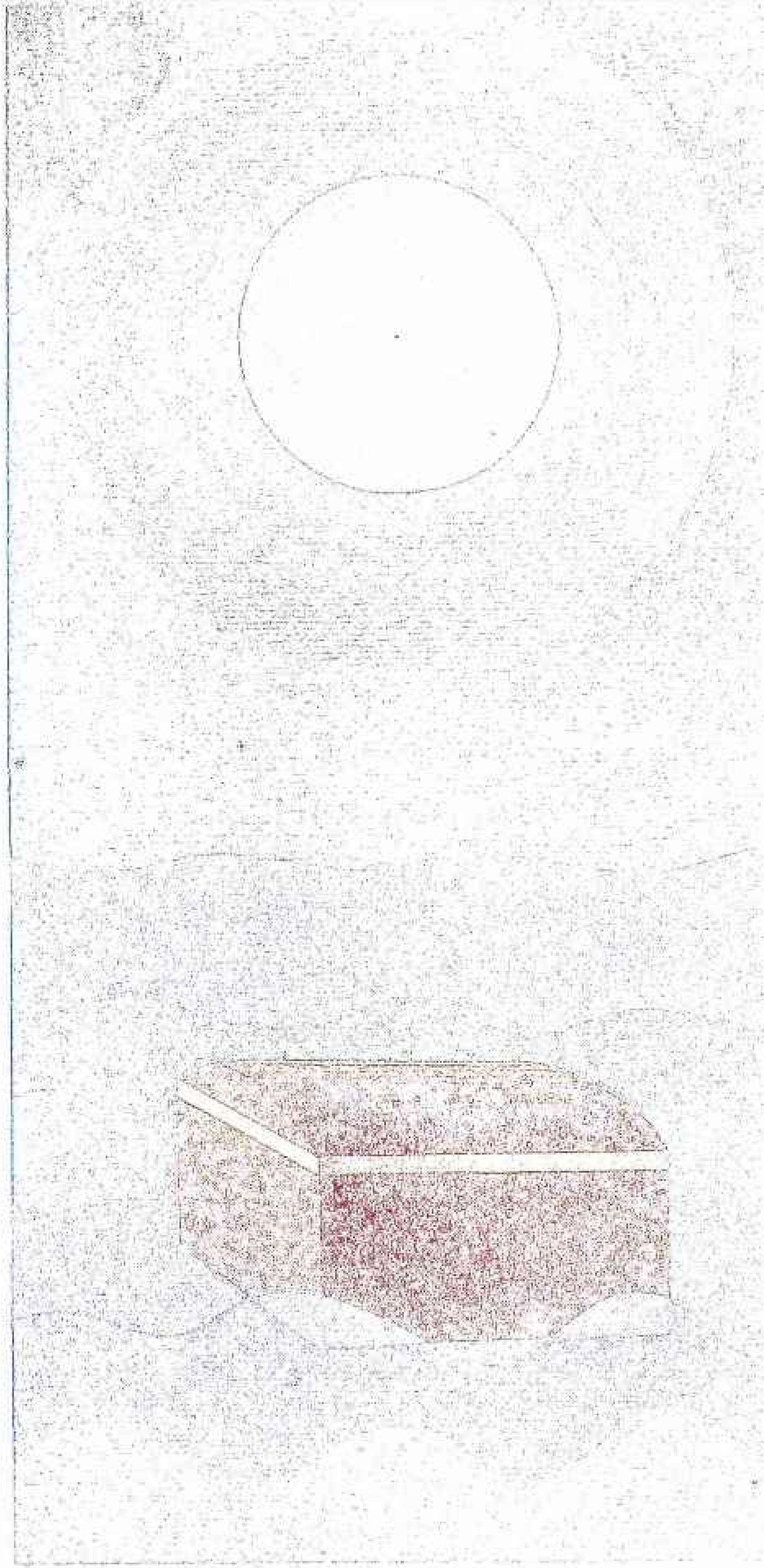

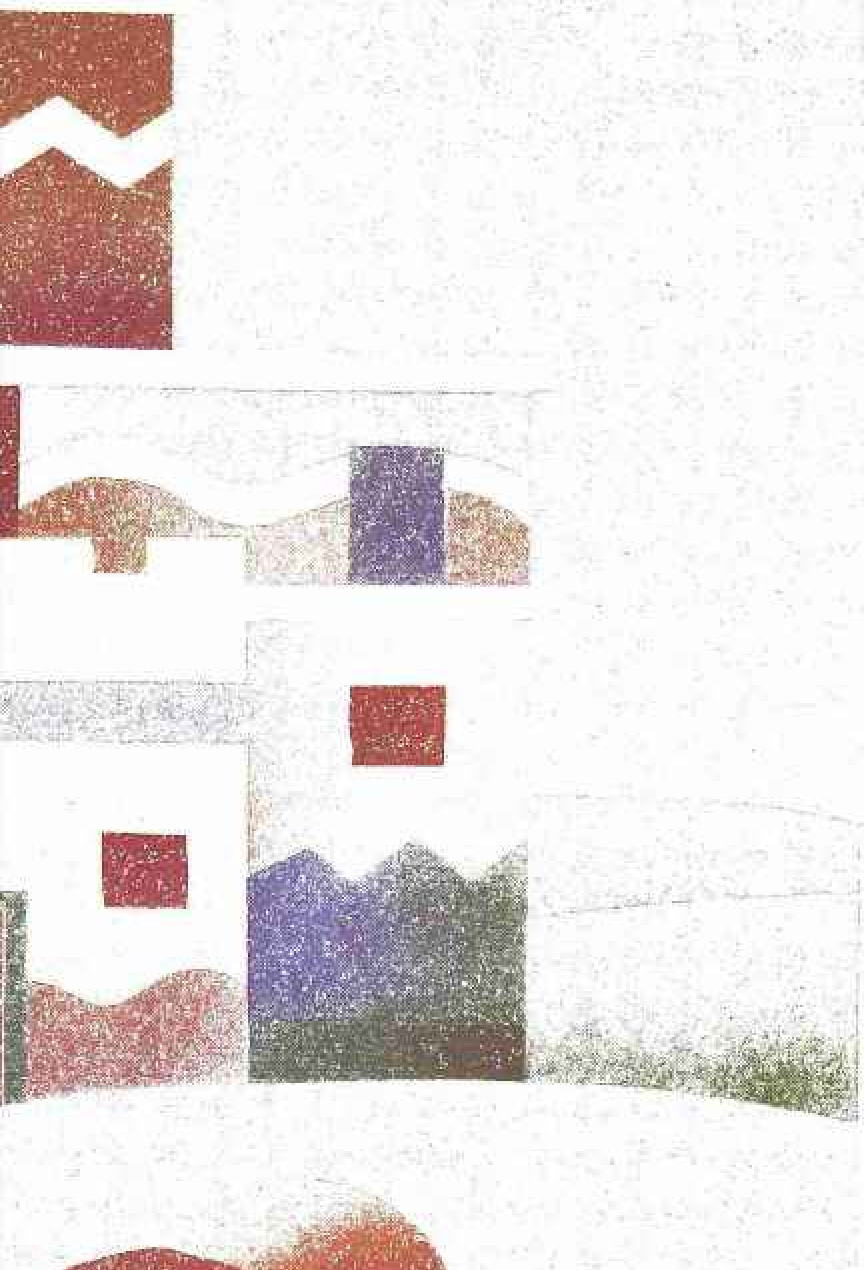

صندوق قصر فرعون کے نزدیک پہنچ گیا، محل پر مامور لوگ اسے محل میں لے گئے۔

بچہ کو دیکھتے ہی فرعون کی بیوی آسیہ کے دل میں بچہ کی محبت گھر کر گئی۔ چنانچہ اس نے فرعون سے درخواست کی کہ اس بچہ کو قتل نہ کیا جائے۔ ہم اس فرزند کو ہم اپنا بیٹا بنا لیں گے۔

فی الحال بچّہ کی دیکھ بھال کیلیے
کسی کو تلاش کیا جائے۔
لیکن یہ بچہ سوا اپنی ماں کے
کسی کے پاس آرام نہیں پاتا۔ فرعون
کے دربار میں اس کی ماں کو بلایا
جاتا ہے تاکہ بچہ کی پرورش کریں

بچہ عنفوانِ شباب کو
پہنچتا ہے اور فرعون کے دربار
میں رہتا ہے۔ اس نے مظلوموں
کی مدد کا پختہ ارادہ کر لیا۔
ایک روز اس نے دیکھا
کہ ایک فرعونی ایک مظلوم کو
برا بھلا کہہ رہا ہے، وہ مظلوم
کی مدد کو دوڑتا ہے اور ظالم کو
قتل کر دیتا ہے۔

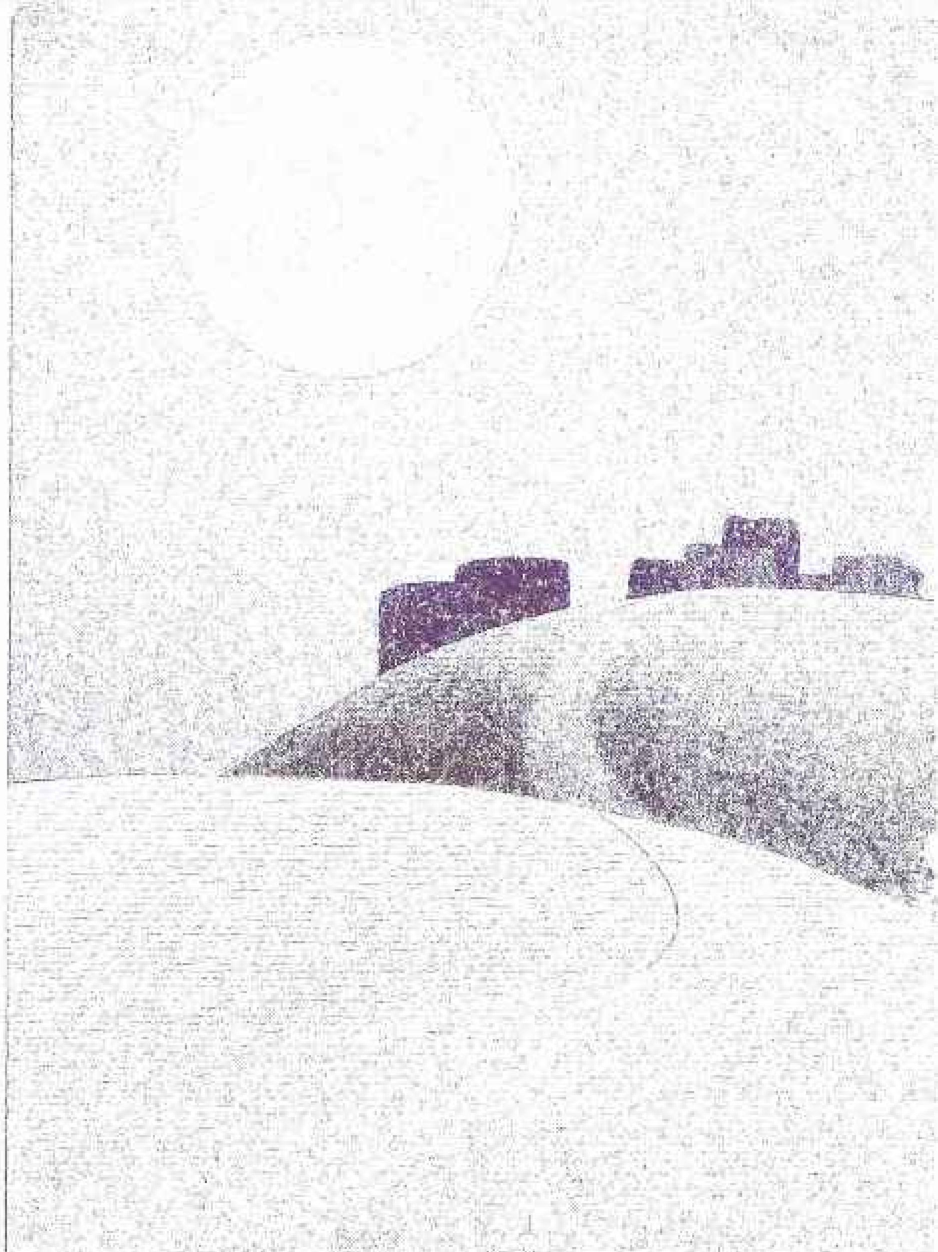

اس حادثہ کے بعد نوجوان
کو اطلاع ملتی ہے کہ فرعون کے
سپاہی اس کی تلاش میں ہیں
وہ شہر دان کی طرف
چلا جاتا ہے "تاکہ فرعون کے
چنگل سے محفوظ رہے۔

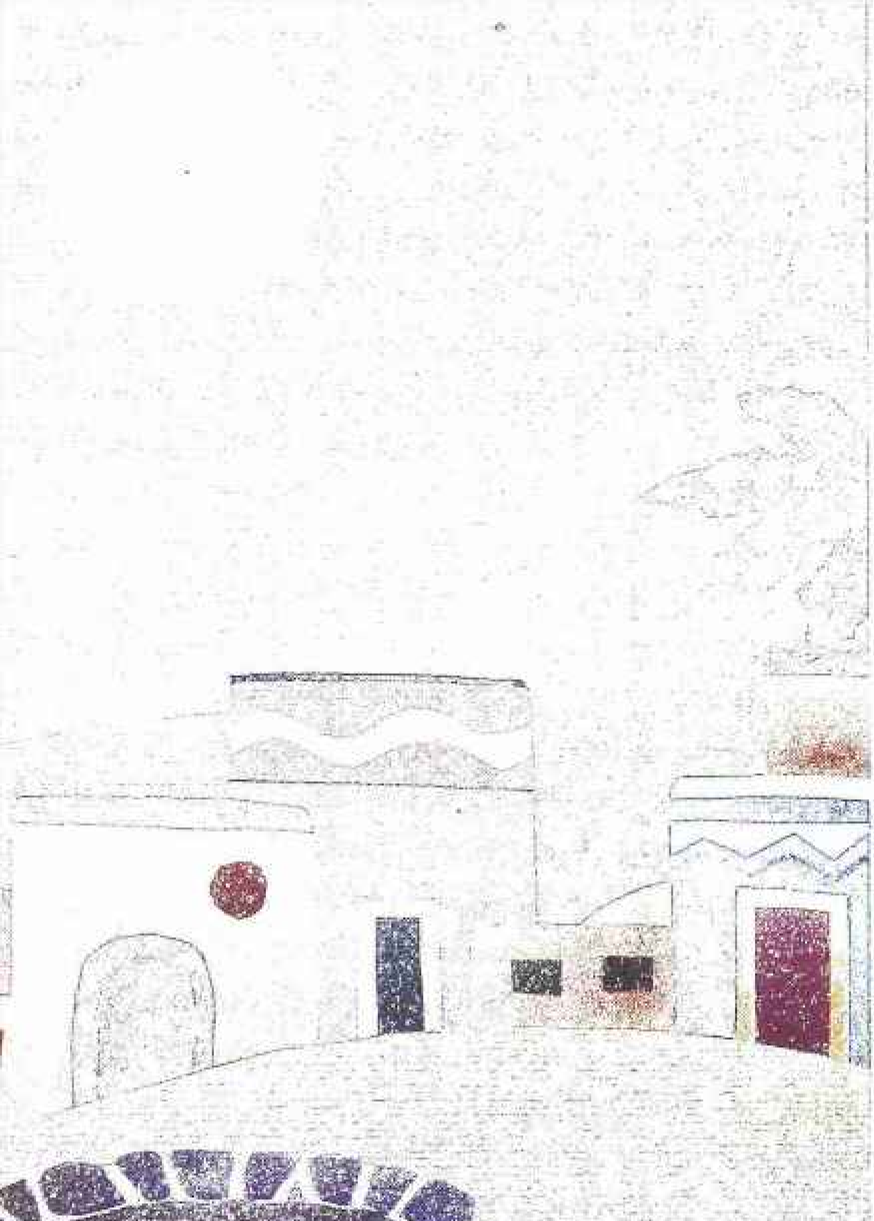

وہاں شہر سے باہر لوگ
ایک کنویں پر جمع تھے۔ اپنی
بھیڑ بکریوں کے لئے پانی کھینچ
رہے تھے، دو لڑکیاں بہت
دیر سے اپنی نوبت کی منتظر
تھیں کہ دیکھئے کب نوبت
آتی ہے۔

نوجوان نے اجازت لینے
کے بعد ان (لڑکیوں) کی بھیڑ
بکریوں کے لئے پانی کھینچا اور
اس نیک کام پر خدا کی حمد
بجالایا۔

جب لڑکیوں نے یہ ماجرا
اپنے والد کو سنایا تو، انہوں نے
کہا: جاؤ اور اس سے کہو کہ وہ
آکر اپنی اجرت وصول کرلے۔

نوجوان نے خدا پرست بوڑھے
شخص سے ملاقات کے درمیان
اپنے فرار کا واقعہ بتایا ، اس
خدا پرست بوڑھے نے نوجوان
کو اپنی پناہ میں لے لیا اور اپنی
ایک لڑکی کی اس سے شادی
کردی ۔

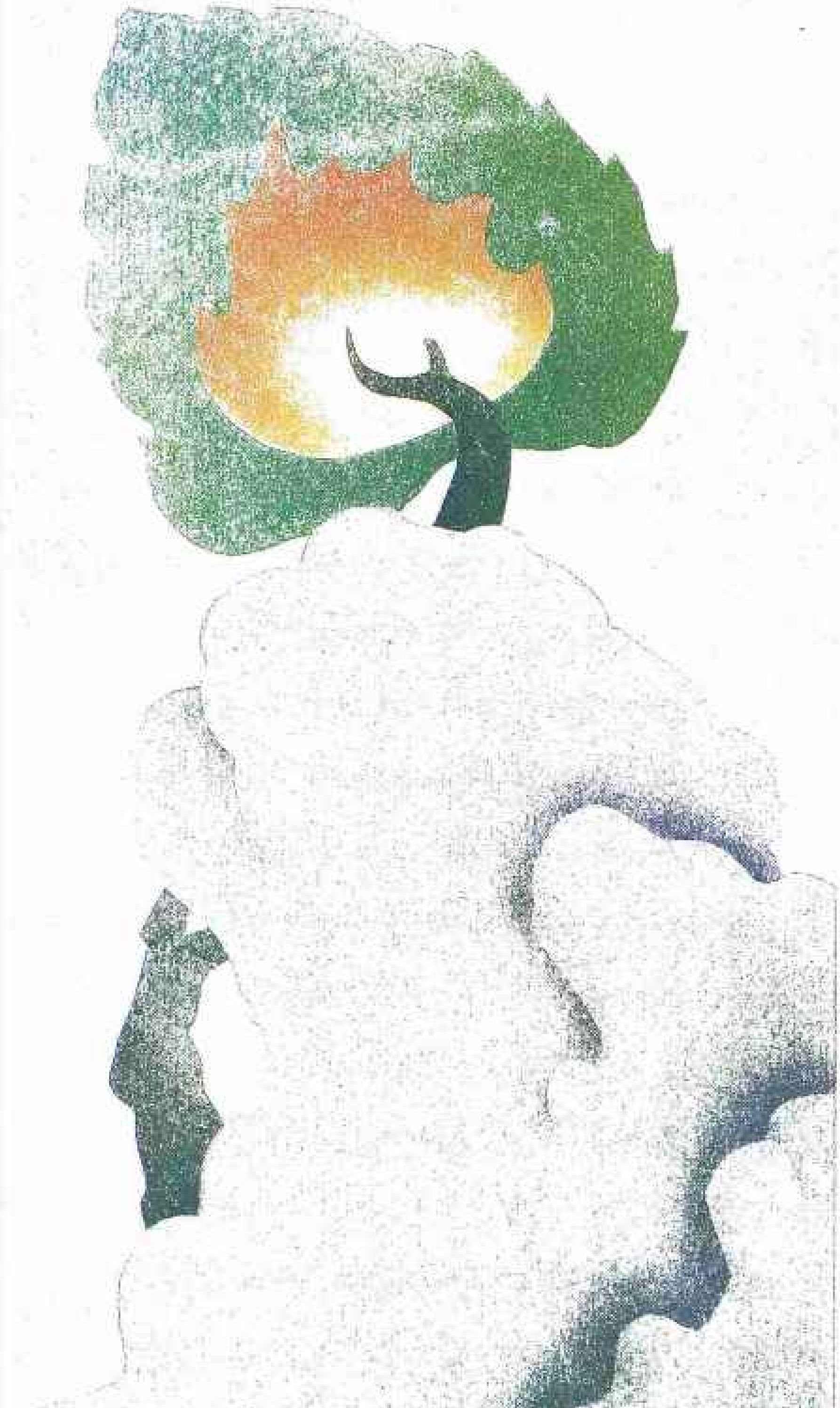

خداپرست نوجوان وہاں دس
سال گزارنے کے بعد اپنے وطن
لوٹنے کا قصد کرتا ہے۔
وہ راستہ طے کرتے ہوئے
کوہ طور تک پہنچتا ہے۔
اس مقدس سرزمین پر اسے
(خدا کی طرف سے) فرعون سے
مبارزہ کرنے اور فرعون کی طرف
جانے کا حکم ملتا ہے۔

خدا نے اسے اپنی پیغمبری
ثابت کرنے کے لئے دو معجزے
عطا کئے۔
اول یہ کہ وہ اپنا عصا زمین
پر ڈال دیں تا کہ وہ اژدھا بن جائے
دوسرا یہ کہ وہ آستین سے
اپنا ہاتھ باہر لائیں تا کہ وہ
چودھویں کے چاند کی طرح
چمکنے لگے۔

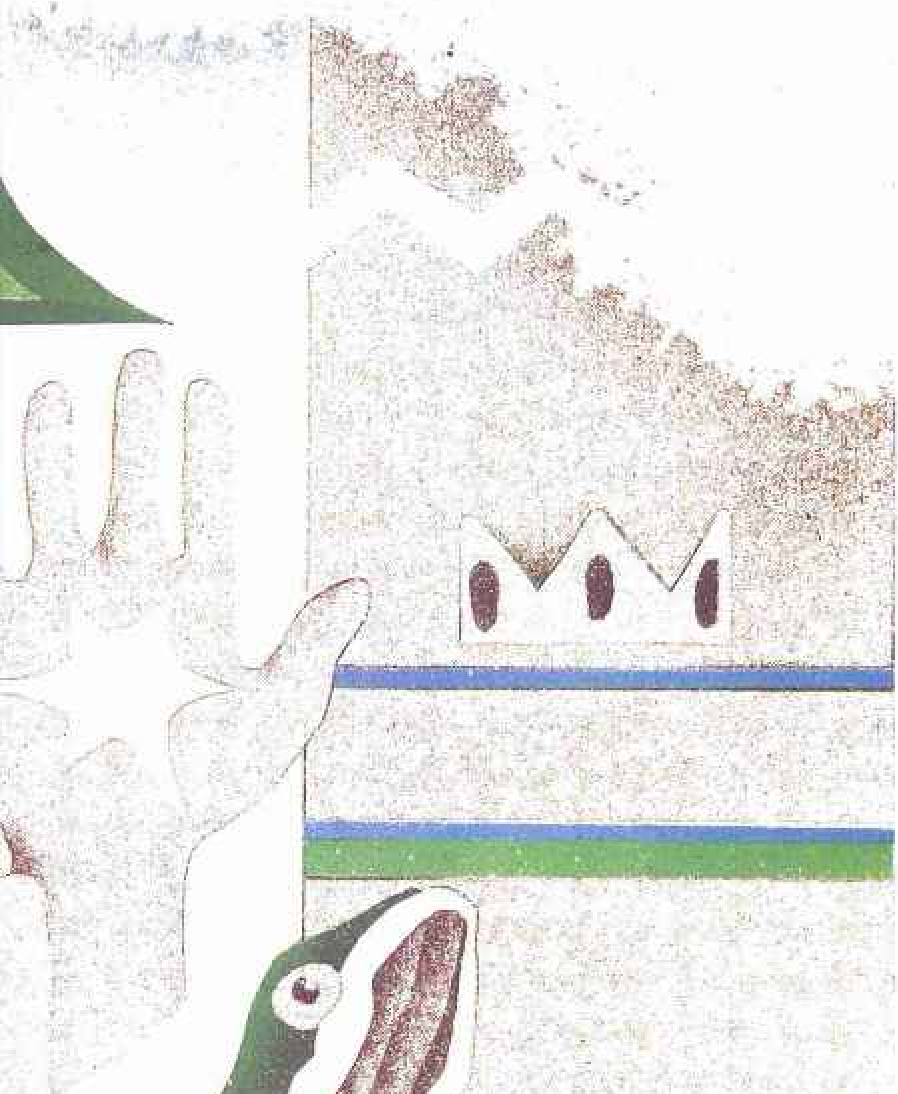

خدا نے اس کے بھائی پر الہام کیا کہ وہ اپنے بھائی کی مدد کو جائیں، ان دونوں کو حکم ہوا کہ وہ دونوں فرعون کے پاس جائیں اور شائستہ انداز میں اسے خدا کی طرف بلائیں اور ظلم و ستم سے روکیں۔

انہوں نے فرعون سے کہا: ہمیں کائنات کے خدا کی طرف سے حکم ملا ہے کہ تجھے خدا پرستی کی دعوت دیں۔

فرعون نے کہا کائنات کا خدا تو میں ہوں اس نے اپنی باتوں کا سلسلہ جاری رکھا، کیا تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے، کوئی معجزہ دکھا سکتے ہو؟

خدا کے پیغمبر نے اپنا عصا زمین پر ڈال دیا، عصا وحشت ناک اژدھا بن گیا، اسی طرح انہوں نے ید بیضا دکھایا۔

فرعون نے اپنے کارندوں
کو جمع کیا اور کہا : یہ دو جوان
اپنے جادو سے تمہیں آوارہ وطن
کرنا چاہتے ہیں ، ان سے مقابلے
کے لئے کچھ غور و فکر کیا جائے.
درباریوں نے کہا : ان سے
مقابلہ کے لئے ہمیں جادوگر جمع
کرنے چاہئیں وہ اپنی رسیوں
کو سانپ وغیرہ بنا سکتے ہیں ۔
فرعون نے جادوگروں کو
جمع کیا اور خدا کے پیغمبر سے
مقابلہ کرنے کے سلسلے میں تشویق
دلائی اور کہا : تمہیں بے پناہ
انعامات کے علاوہ میرا تقرب
بھی حاصل ہوگا ۔

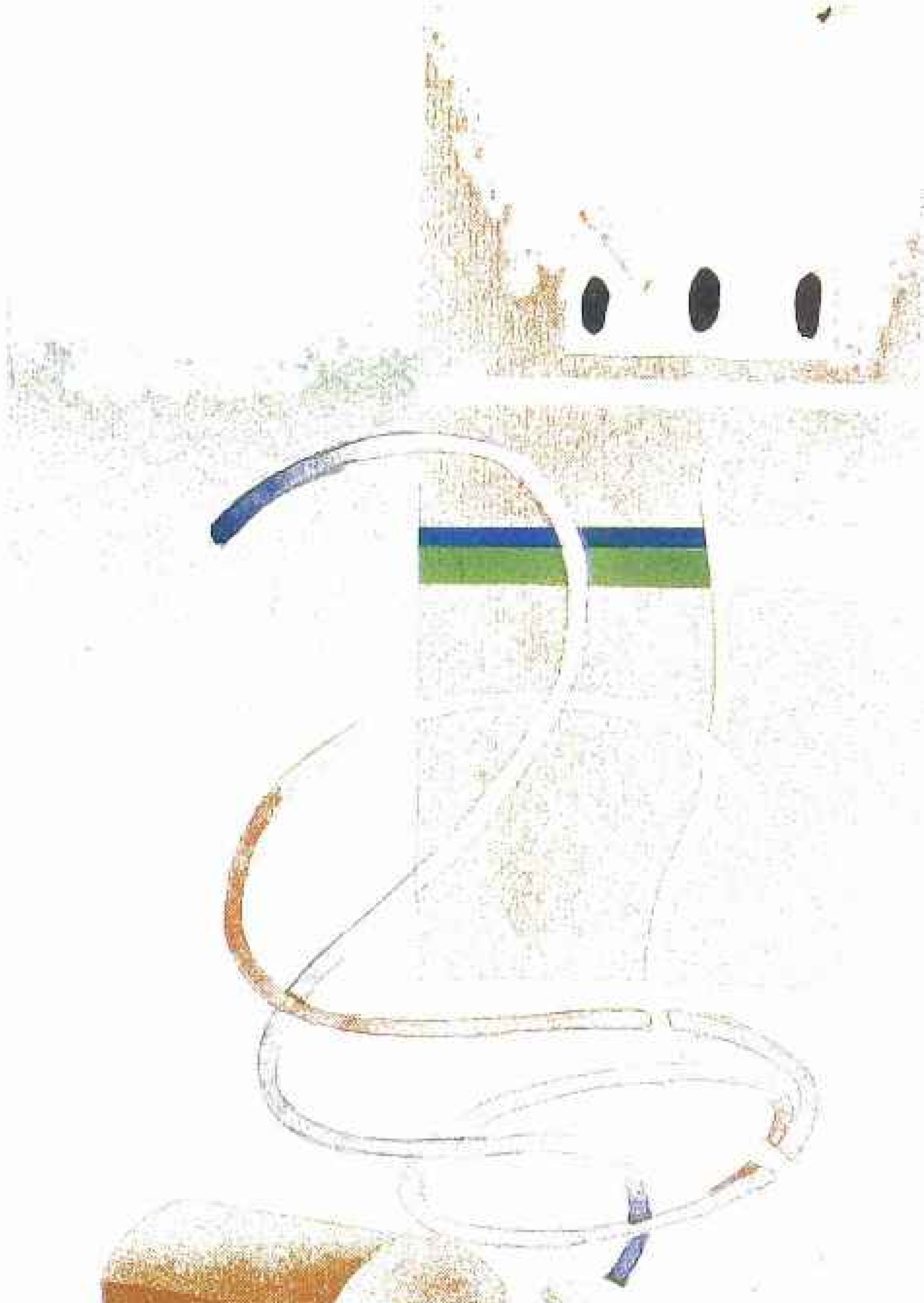

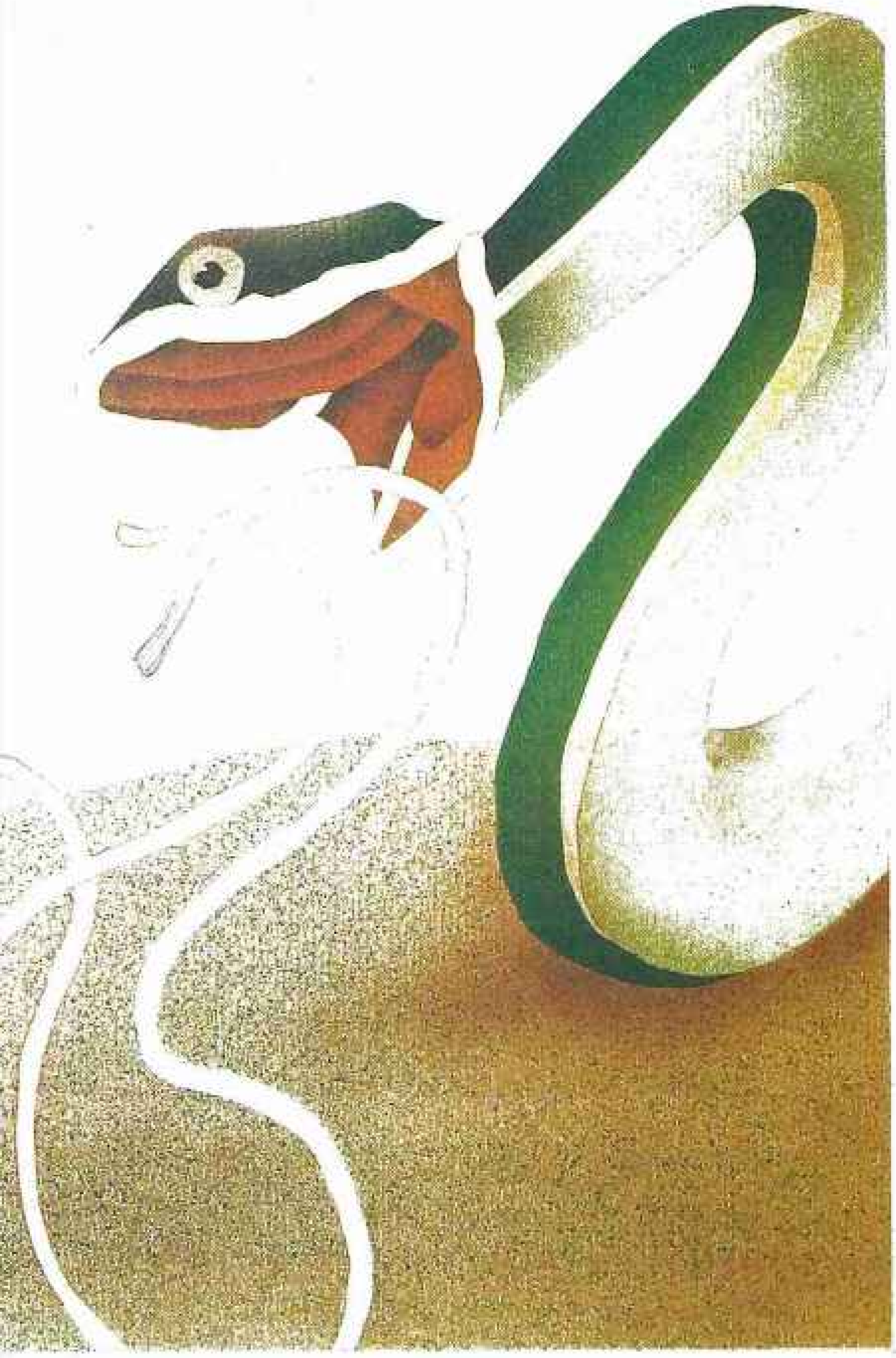

طے یہ پایا کہ جس روز سب
لوگ جمع ہوں اس دن فرعون
کے دربار میں پیغمبر خدا اور
جادوگروں کے درمیان
مقابلہ ہوگا۔

مصری جادوگروں نے
اپنی رسیوں کو سانپ بنا کر
چھوڑ دیا۔

جب خدا کے پیغمبر کی
نوبت آئی۔

انہوں نے اپنا عصا زمین
پر ڈال دیا، عصا وحشتناک
اژدھا بن گیا اور جادوگروں
کی ساری رسیوں کو نگل گیا۔

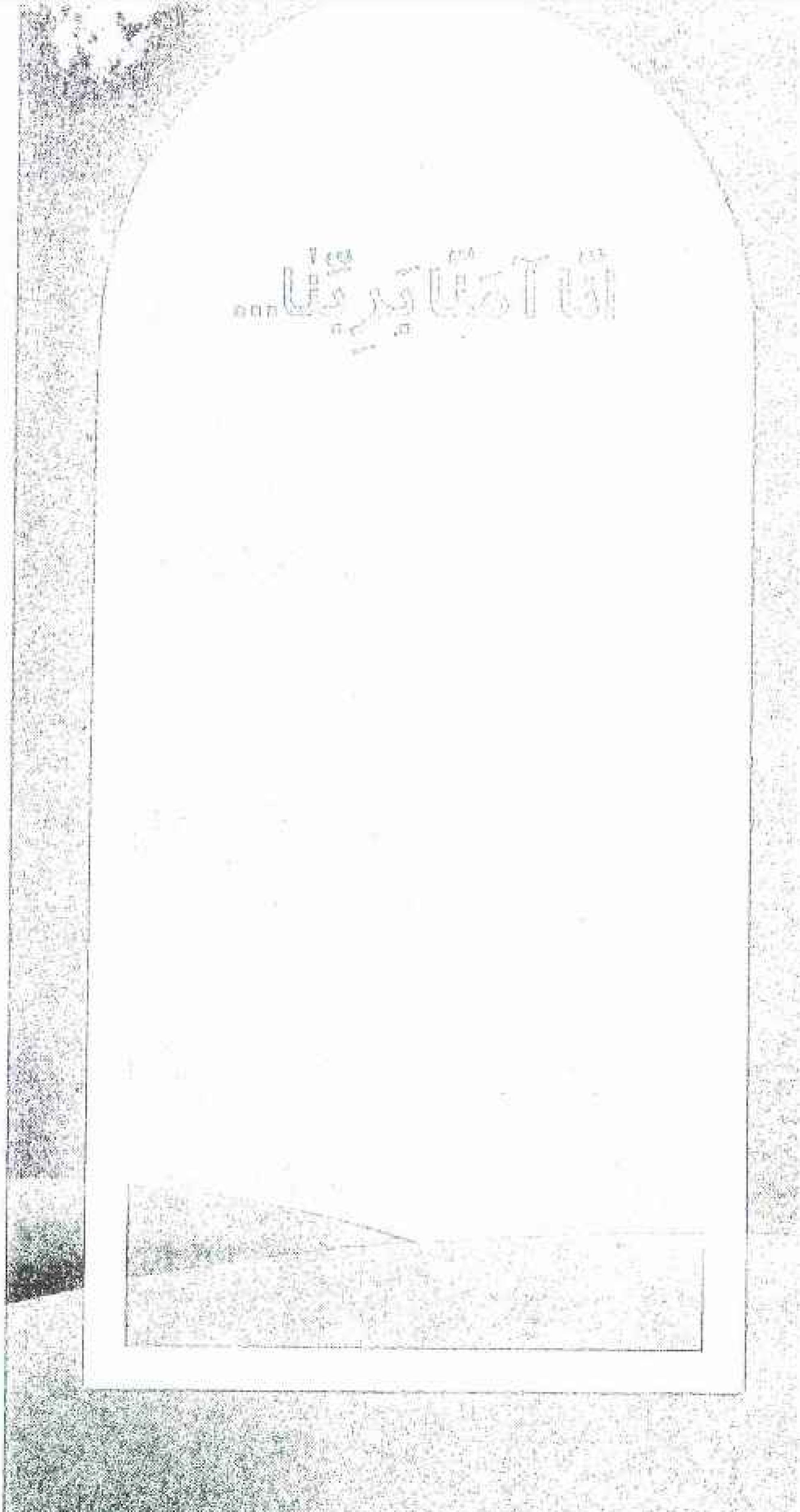

جادوگروں نے یقین کرلیا
کہ پیغمبر خدا کا کام جادو نہیں
ہے بلکہ خدا کا معجزہ ہے ۔
لہٰذا وہ بے دھڑک
ایمان لے آئے اور قدرت
رکھنے والے خدا کی بارگاہ
میں سجدہ ریز ہوگئے ۔

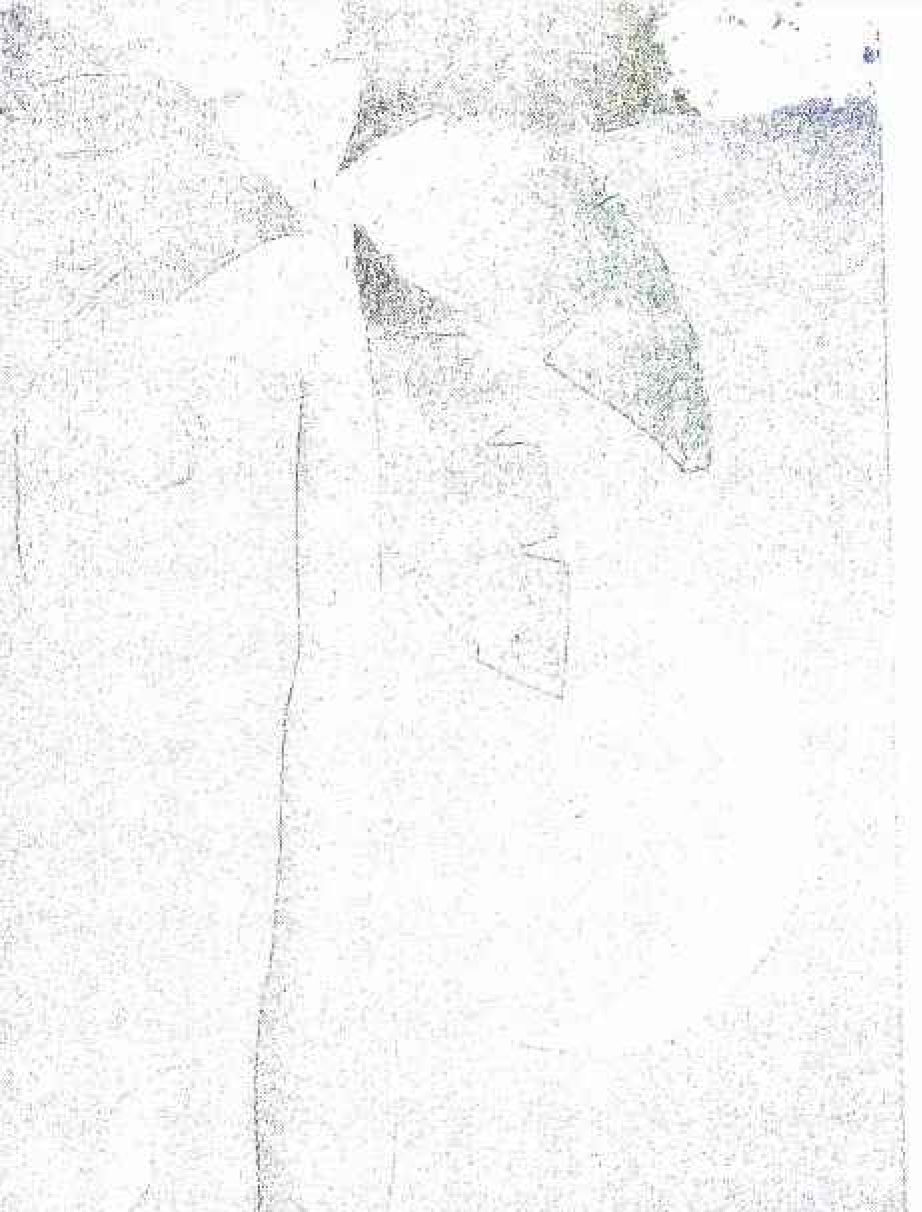

فرعون نے جب اپنا منصوبہ
باطل اور نقش بر آب ہوتے دیکھا
تو جادوگروں سے غضبناک
ہو کر کہا: اگر تم اس کے خدا پہ
ایمان لاؤ گے تو میں تمہارے
ہاتھ پیر کاٹ لونگا اور کھجور
کے درخت پر پھانسی دونگا....
لیکن مومن جادوگروں نے
کہا: ہم کائنات کے خدا پر ایمان
لا چکے ہیں۔ اب ہمیں تیری دھمکیوں
کی پروا نہیں ہے۔

فرعون نے پیغمبر خدا کو قتل کرنے کا ارادہ کرلیا، لیکن اس کے ایک درباری نے اس کام سے باز رکھا۔

پیغمبر کا اتباع کرنے والوں میں اضافہ ہوگیا۔

دوسری طرف قبطیوں کو فرعون کے ظلم وستم کے علاوہ قحط سالی نے گھیرلیا۔

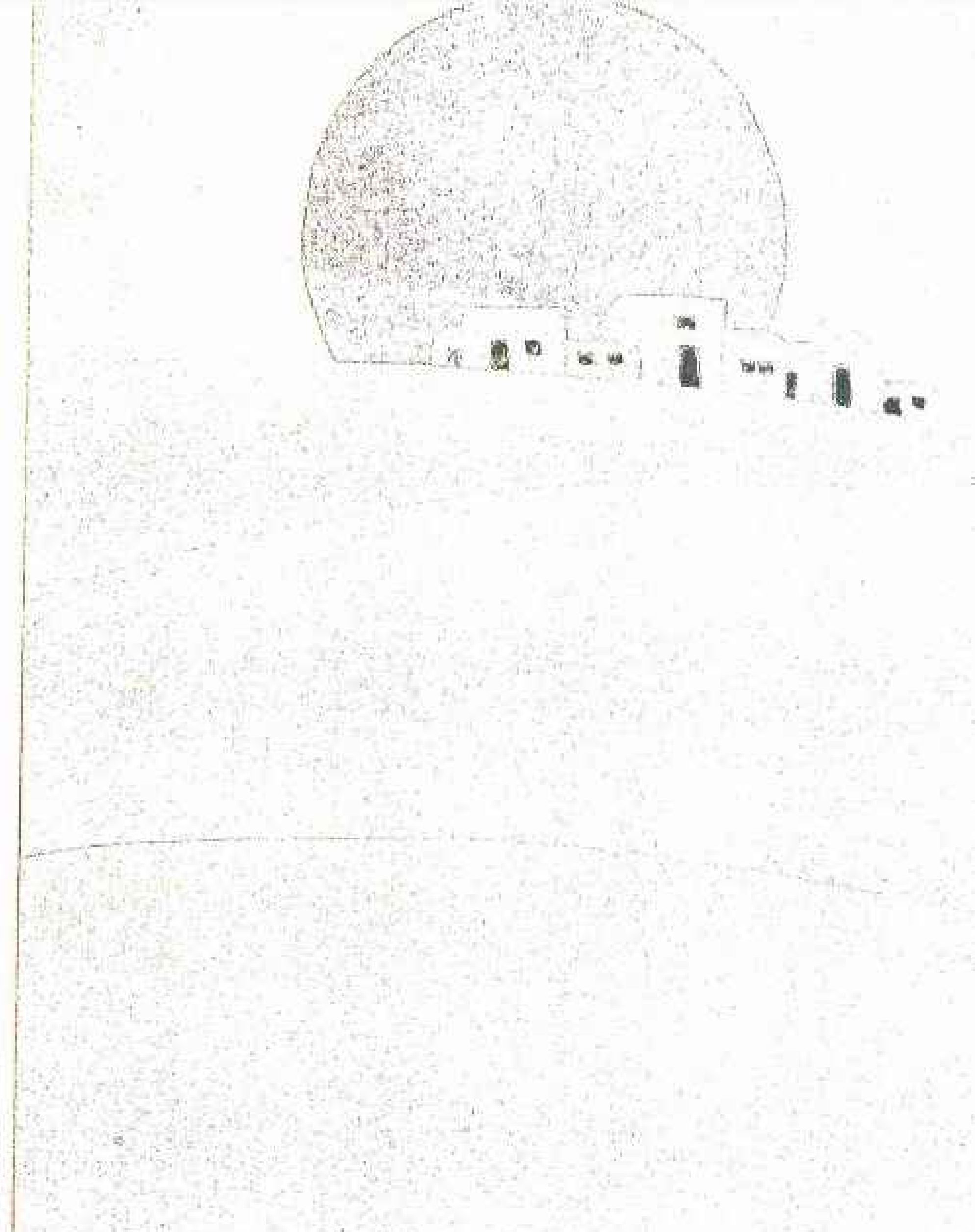

مختصر یہ کہ پیغمبر خدا سے
جنگ کیلئے فرعون نے ایک
بہت بڑا لشکر جمع کیا اور
ان کے تعاقب میں بھیجدیا۔

خدا کے ارادہ اور پیغمبر کے
عصا سے، جوش مارتے ہوئے
دریا میں راستہ بن گیا اور پیغمبر
اپنے پیروکاروں کے ہمراہ اس
سے گزر گئے۔

ان کے تعاقب میں فرعون کا لشکر بھی دریائے نیل کو پار کرنے کے لئے پہنچ گیا لیکن نیل کی بپھری ہوئی موجوں نے انھیں اپنا لقمہ بنا لیا۔ اور فرعون اپنے لشکر سمیت غرق ہو گیا۔

جب فرعون ہیبت ناک موجوں میں غوطے کھا رہا تھا اس وقت کہہ رہا تھا میں کائنات کے خدا پر ایمان لے آیا ہوں۔

لیکن چونکہ وقت نکل چکا
تھا، کچھ دیر کے بعد بے جان
لاش ساحل پر جا لگی تاکہ سارے
ظالموں کے لئے عبرت
بن جائے۔

جی ہاں اسی نوزاد نے کہ
جس کو اس کی ماں نے فرعون
کے خوف سے دریا میں چھوڑ
دیا تھا آج اس نے خود کو
اور اپنے اتباع کرنے والوں
کو دریا سے نجات دلائی
ہے اور فرعون اور اس کے
پیروکاروں کو دریا میں ڈبو
دیا ہے۔

اس عظیم پیغمبر اور ان کے بھائی کا
کیا نام ہے ؟

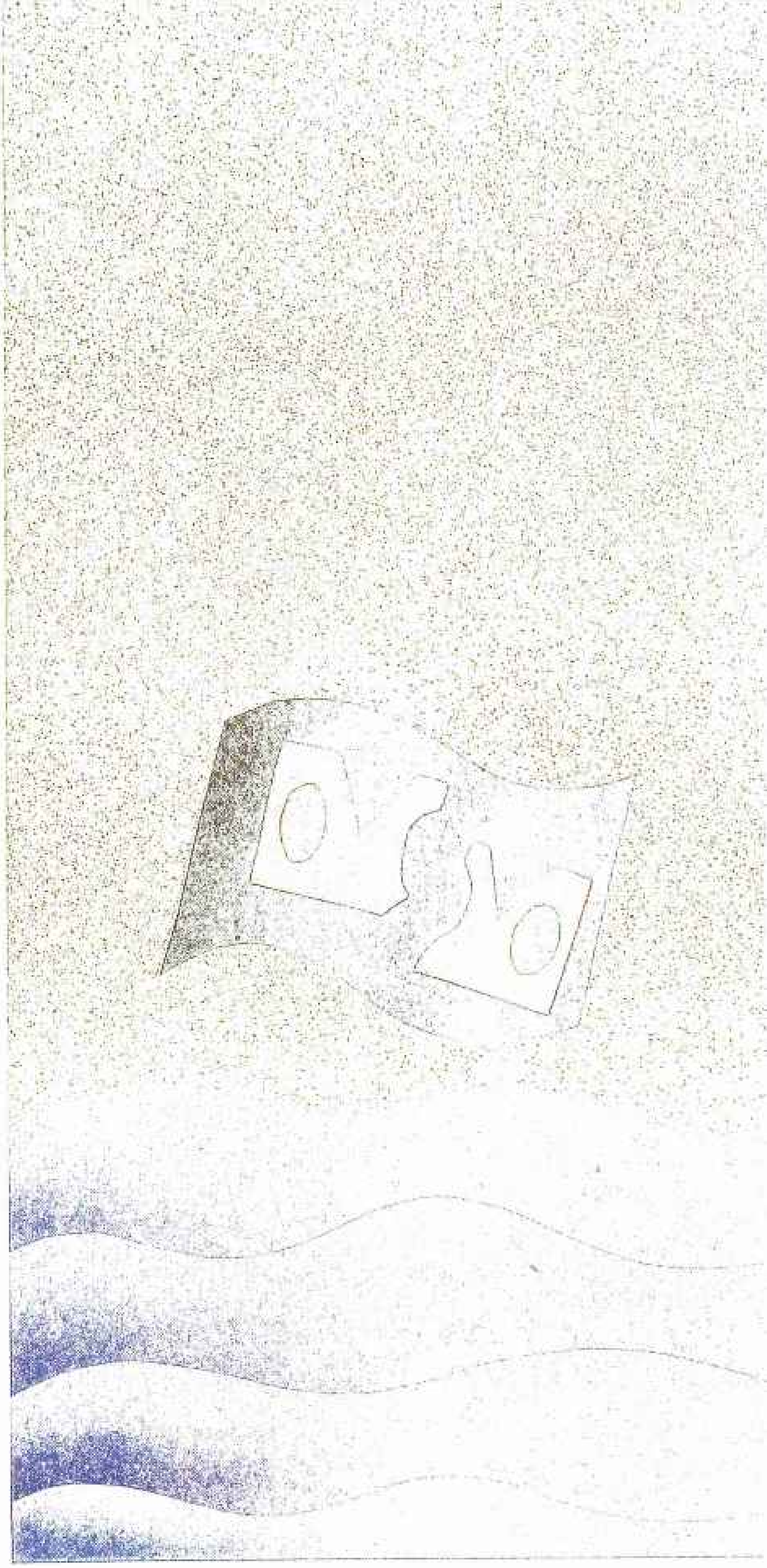

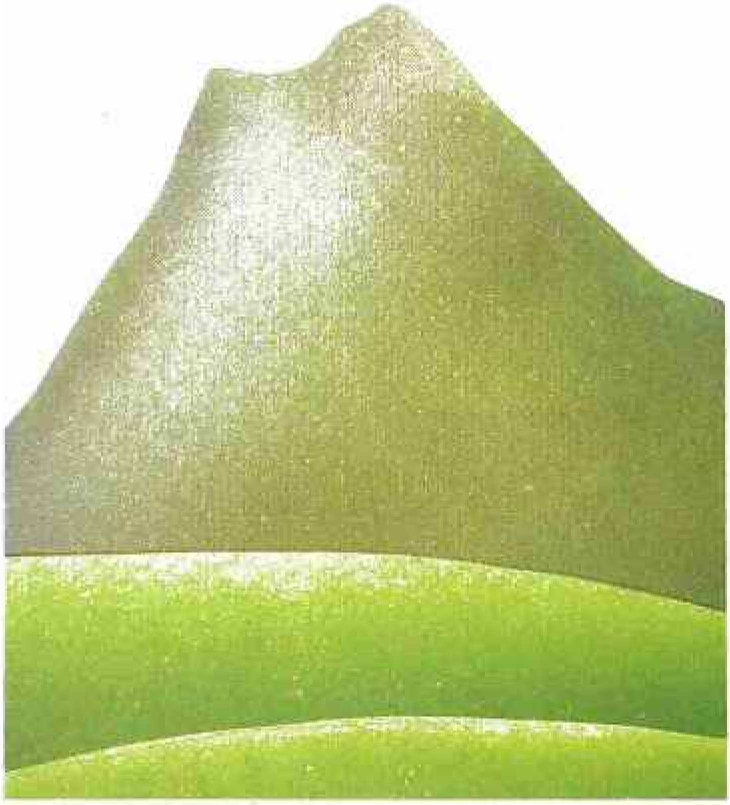

اب فرعون ہلاک ہو گیا ہے
لہٰذا پیغمبر خدا کو چاہئے کہ وہ
لوگوں کے امور کی زمام سنبھالیں.
چنانچہ انہوں نے خدا سے
درخواست کی کہ مجھے اپنے احکام
سے نوازے۔ احکام ملے اور وہ
مناجات کرنے کوہ طور کیلئے عازم
ہوئے، اپنے بھائی کو اپنا جانشین
مقرر کیا۔
پیغمبر کے اس معنوی سفر کی
مدت ایک ماہ تھی۔

ابھی سفر کو ایک مہینہ نہیں گزرا تھا کہ سامری نے لوگوں سے کہا:

وہ، جو کہ اپنے کو خدا کا پیغمبر کہتا ہے، واپس نہیں آئے گا۔ ہمیں چاہئے کہ ہم خود اپنا خدا منتخب کریں۔

اس نے لوگوں کا سونا جمع کیا اور اس سے ایک بچھڑے کا مجسمہ بنا دیا اور لوگوں سے کہا کہ اس کی پوجا کیا کرو۔

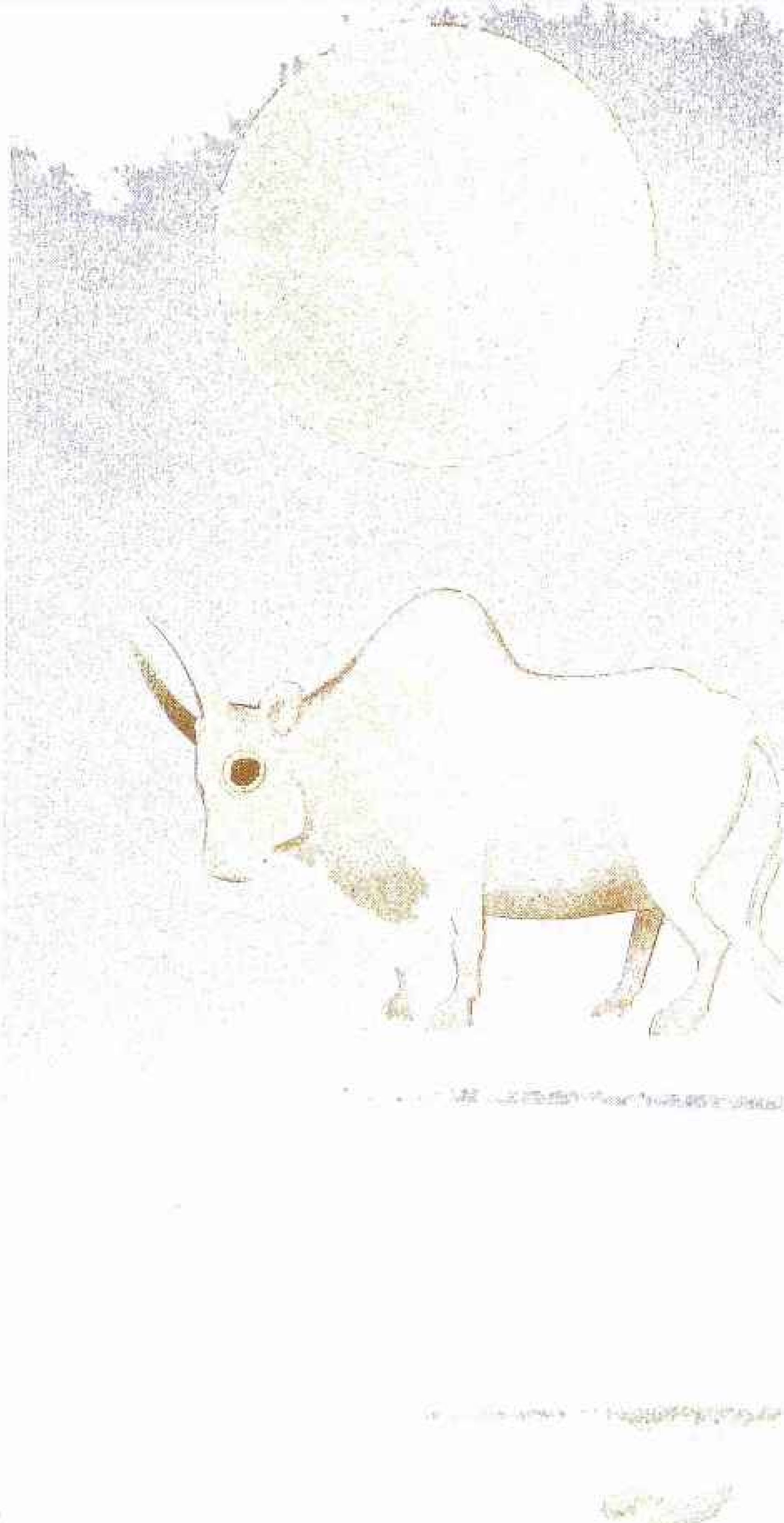

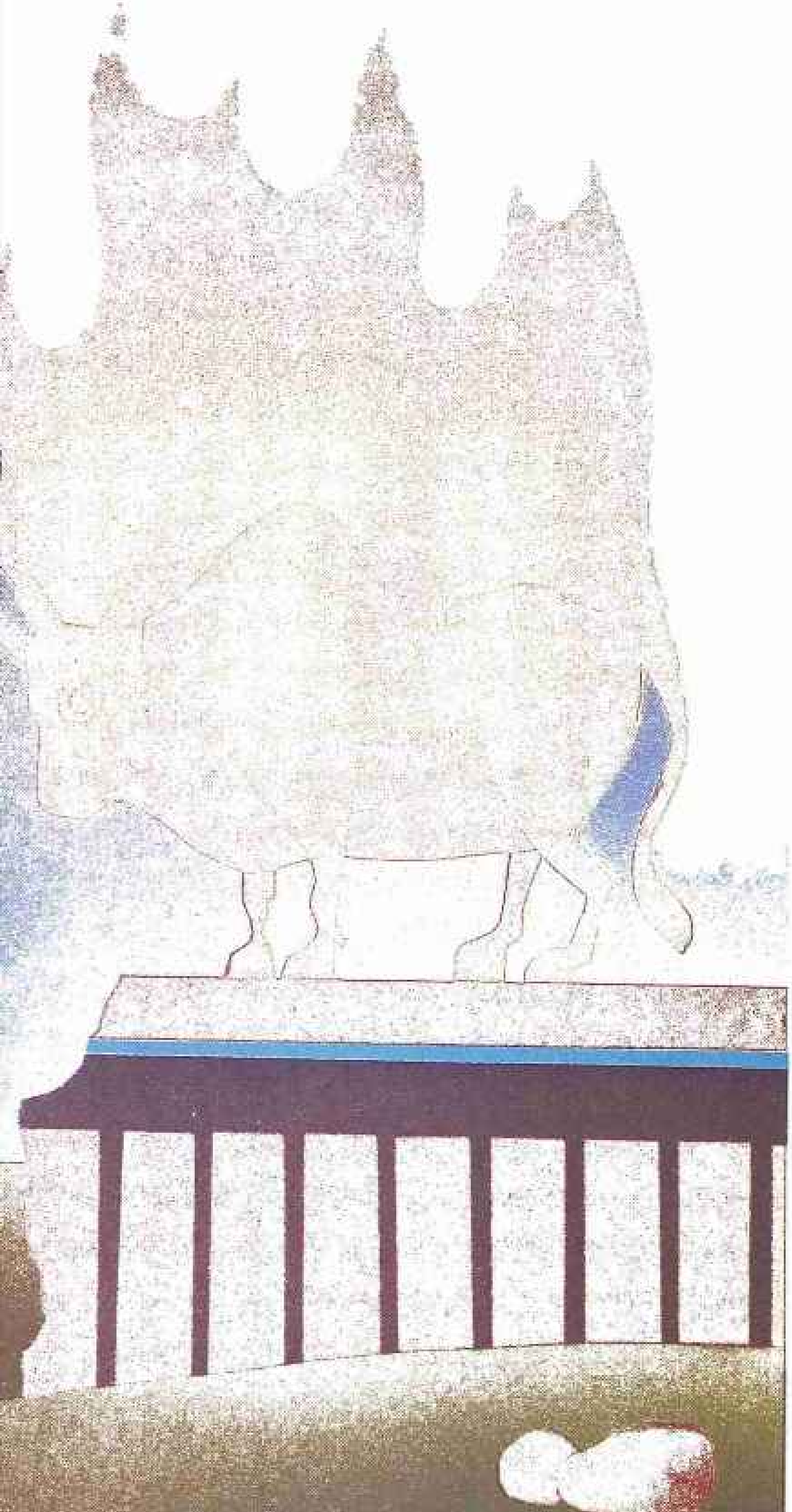

چالیس روز کے بعد جب
پیغمبر واپس آئے اور لوگوں کو
بچھڑے کی پوجا کرتے ہوئے
دیکھا تو بہت افسوس ہوا اور
سامری سے بہت تند لہجہ میں گفتگو
کی اور لوگوں کو ڈرایا اور سونے
کے بچھڑے کو آگ لگا دی اور
لوگوں کو توبہ کرنے ، اور
خدا کی طرف لوٹ آنے کی
دعوت دی۔

کچھ زمانہ گزر جانے کے بعد
خدا کے پیغمبر نے لوگوں کو
شہر کے کافروں سے جنگ
کرنے کی دعوت دی۔

لیکن بنی اسرائیل نے کہا:
اے خدا کے پیغمبر! جب آپ اور
آپ کا خدا دشمنوں سے جنگ
کر کے انھیں شہر سے نکال دیں گے
تب ہم اس شہر میں داخل
ہوں گے۔

اگر لوگ پیغمبر کی باتوں پر
کان دھرتے تو ضرور کامیاب
ہو جاتے، لیکن اس نافرمانی کے
سبب خدا نے انھیں سزا دی
اور وہ چالیس سال تک صحرا
میں مارے مارے پھرتے رہے۔

ایک روز ایک حادثہ رونما
ہو گیا لوگ اس کے فیصلہ کیلئے
پیغمبر خدا کی خدمت میں آئے۔

ایک مال دار بوڑھے کے بیٹے
کا قتل ہو گیا چنانچہ ہر گروہ ایک
دوسرے پر قتل کی تہمت لگا رہا تھا۔

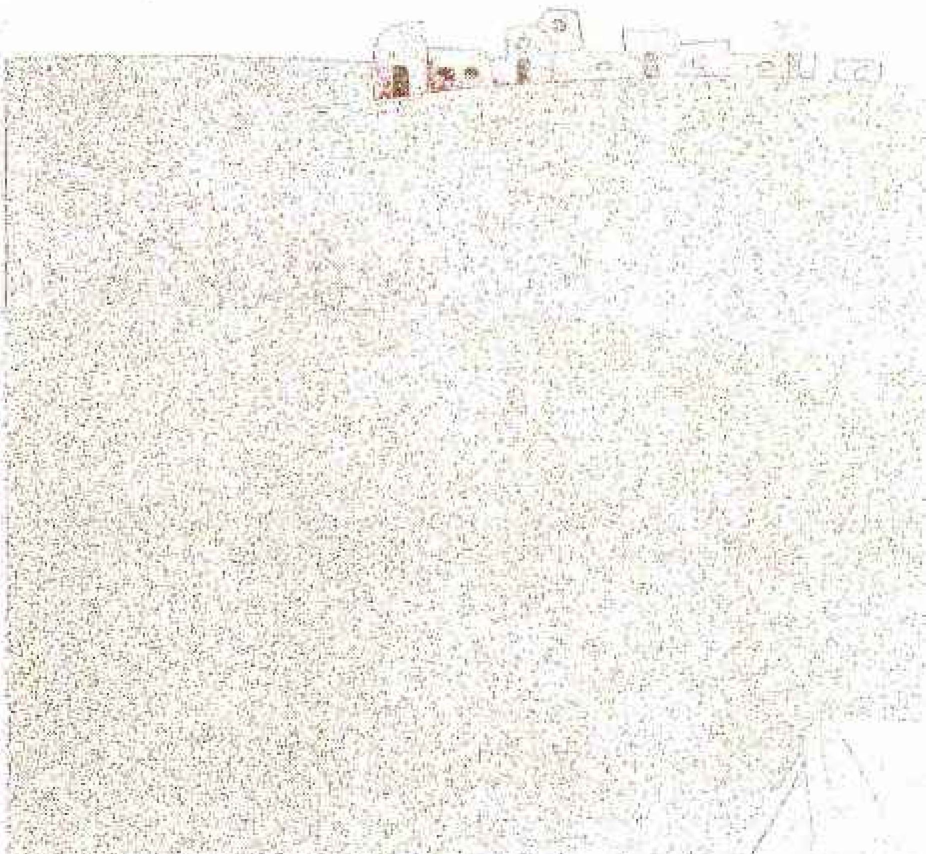

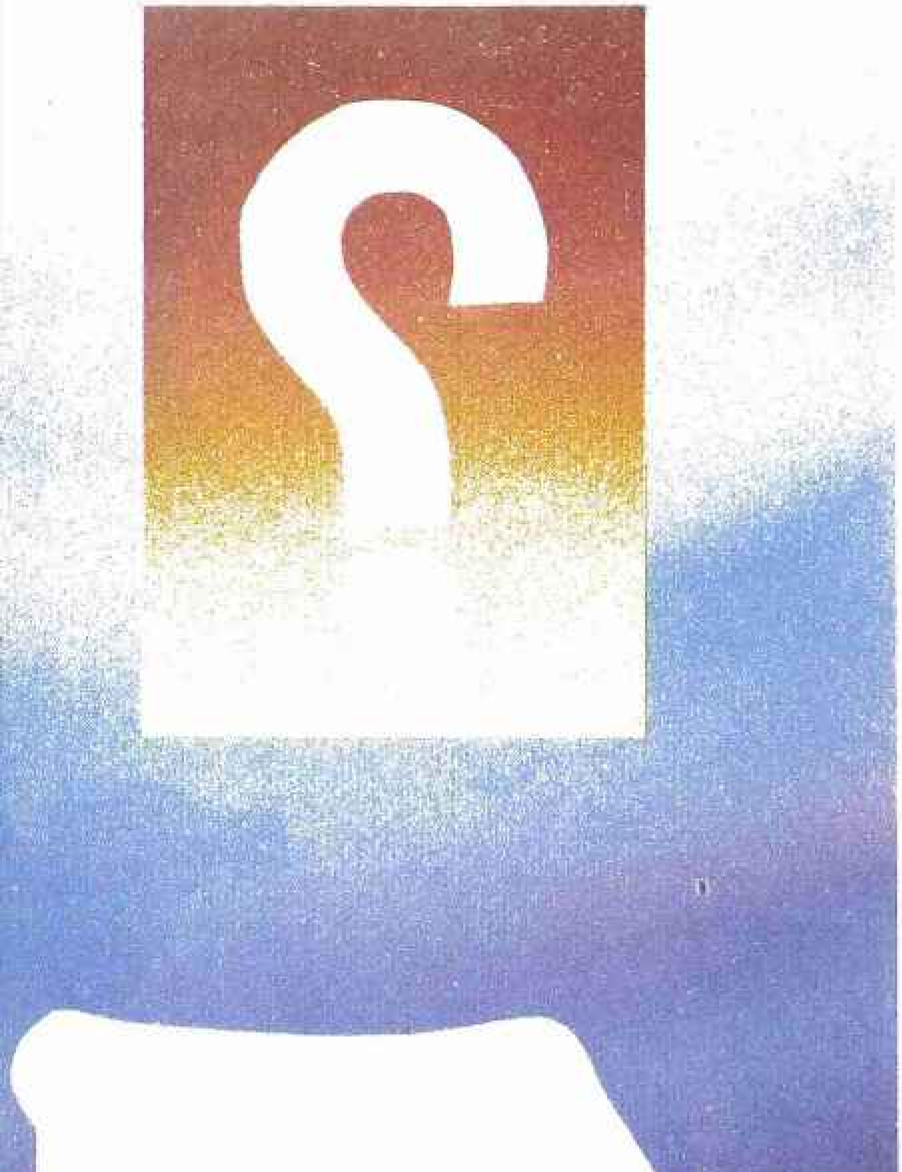

اسی وجہ سے ان کے درمیان شدید جنگ چھڑ گئی تھی۔

آخر کار پیغمبر خدا کی خدمت میں آئے تاکہ آپؐ قاتل کو بے نقاب کریں۔

پیغمبر نے فرمایا: قاتل کو اس طرح تلاش کیا جاسکتا ہے کہ پہلے تم ایک گائے ذبح کرو اور اس کے گوشت کا ٹکڑا مقتول کی زبان پر لگاؤ، اس سے وہ زندہ ہو جائیگا اور خود اپنے قاتل کو بتائے گا۔

بنی اسرائیل نے باوجود یکہ پیغمبر کے بہت سے معجزات دیکھے تھے لیکن یہ فیصلہ انھیں عجیب معلوم ہوا اور تمسخر کے طور پر آپ سے سوالات کا سلسلہ شروع کر دیا۔

کیا ایسی گائے ذبح کریں جو
نہ بوڑھی ہو نہ جوان؟ پیغمبر نے
فرمایا: ہاں ایسی ہی ہو۔ پھر پوچھا
وہ گائے کس رنگ کی ہو؟

پیغمبر نے فرمایا: پیلے رنگ
کی پھر سوال کیا: یہ گائے کا
کاشتکاروں کے کام میں آئی
ہو یا نہ؟

فرمایا: یہ گائے کاشتکاروں
کے کام میں استعمال نہ ہوئی ہو
وغیرہ وغیرہ۔

مختصر یہ کہ بہت سے سوالات
و جوابات کے بعد طے پایا کہ پیلے
رنگ کی گھریلو بچھڑی ذبح
کی جائے۔

لیکن چونکہ اس رنگ کی
صرف ایک ہی گائے دستیاب
تھی اس لئے ہر قیمت پر اسی
کو خریدنا تھا۔

یہ گائے اس یتیم بچہ کی ملکیت تھی
کہ جس کے مومن باپ نے اس کیلئے
مال دنیا میں سے یہی میراث چھوڑی
تھی۔

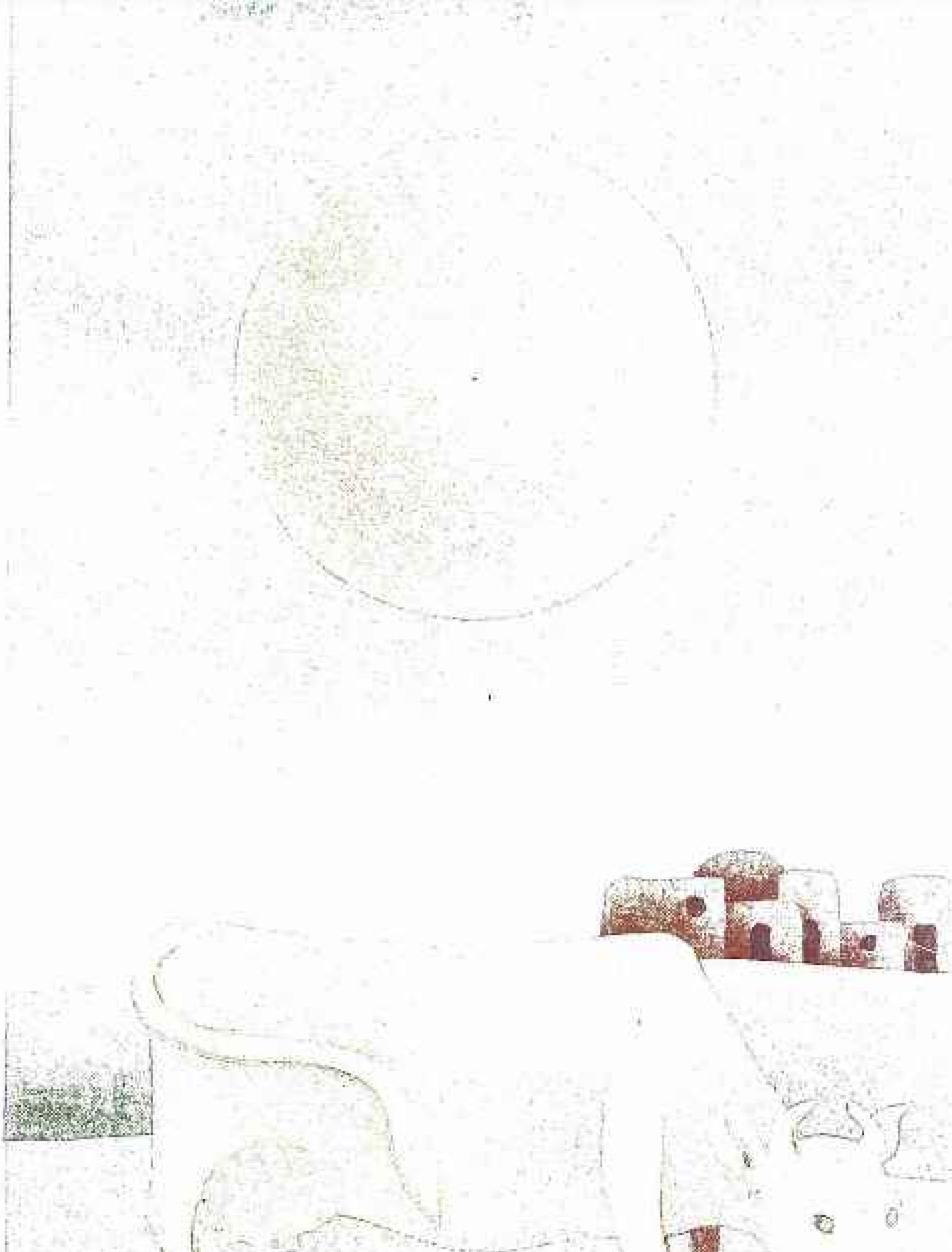

ب۔ راہ شناسی

بشر کی سعادت کے لئے خدا کے پیغمبر قوانین لائے ہیں تاکہ انسان کی مختلف ضرورتوں کو پورا کیا جا سکے۔
فردی و اجتماعی، اقتصادی و سیاسی، انتظامی اور قضاوت کے مسائل مکمل طور پر بیان کئے جا چکے ہیں۔
ان قوانین کا مجموعہ عبارت ہے:

- خدا سے انسان کے رابطہ سے مربوط مسائل
- انسان کے انسان سے رابطہ سے مربوط مسائل

خدا سے انسان کا رابطہ

انسان جسمانی ضرورتوں کے علاوہ روحی اور معنوی ضرورتیں بھی رکھتا ہے اور یہ ضرورتیں اسی وقت پوری ہو سکتی ہیں کہ جب وہ اپنی طاقت کے مطابق اپنے مہربان خدا سے رابطہ رکھتا ہو۔

خدا سے انسان کا وہ رابطہ جو کہ ہمارے اور خالق کے درمیان واسطہ کا سبب بن سکتا ہے وہ عبارت ہے درج ذیل مقدس فرائض سے:

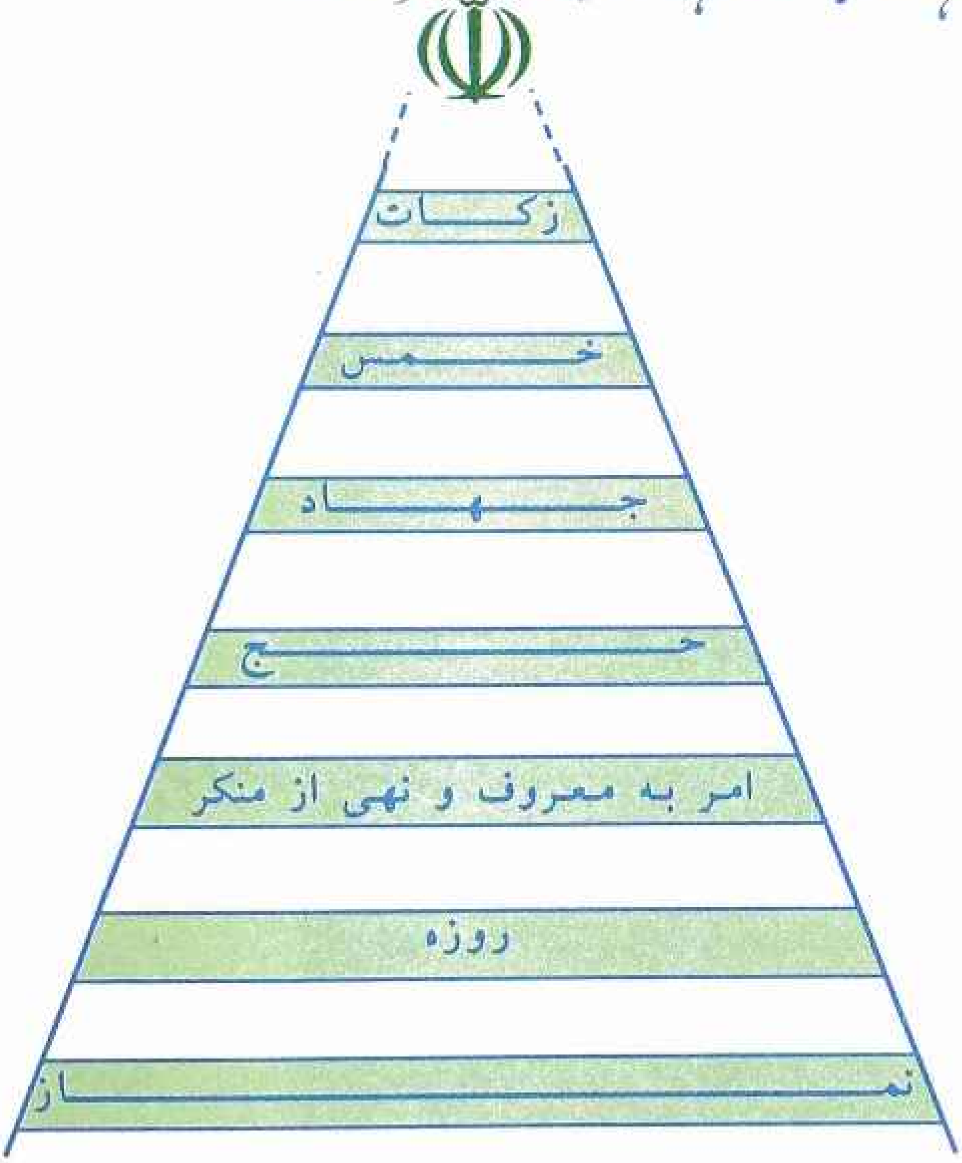

تقرّب کا وسیلہ

۲۔ روزہ

يَا اَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُون

(بقرہ/۱۸۳)

اے ایمان لانے والو! تم پر اسی طرح روزہ واجب کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی والی امتوں پر واجب کیا گیا تھا تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

☆ ☆ ☆

روزہ یعنی اذان صبح سے اذان مغرب تک نہ کچھ کھائے نہ پیئے۔[1]

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ ہر سال رمضان کے مہینہ میں روزہ رکھیں اور اگر وہ سفر یا بیماری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں تو دوسرے ایام میں اتنے ہی روزے رکھیں۔

[1] تفصیل کیلئے کتاب "روزہ ضیافت نور" کا مطالعہ فرمائیں۔

انسان کا انسان سے رابطہ

انسان ایسا موجود ہے کہ جو اجتماعی صورت میں اپنی زندگی کو جاری رکھ سکتا ہے۔

اجتماعی زندگی میں انسان کی اوّلین ضرورت یہ ہے کہ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھانے کے لئے صحیح اور مکمل قوانین رکھتا ہو۔

قرآن مجید نے متعدد آیتوں میں ان قوانین کو بیان کیا ہے جو کہ خدا نے معین کئے ہیں۔

ان میں سے بعض آیات ملاحظہ فرمائیں:

* بغیر دلیل کے کوئی بات نہ کہیئے!

وَلا تَقفُ ما لَیسَ لَکَ بِهِ عِلم اِنّهُ السَّمعَ وَالبَصَرَ وَالفُؤادَ کُلُّ اوْلئِکَ کانَ عَنهُ مَسئُوْلا

(اسراء/۳۶)

جس چیز کے بارے میں آپ کو علم و اطمینان نہ ہو اس کا تعاقب نہ کیجئے۔ بے شک کان، آنکھ اور دل سب سے بازپرس ہوگی۔

☆ ☆ ☆

* خود کو بڑا نہ سمجھئے!

وَلا تَمشِ فِی الأرضِ مَرَحاً اِنَّکَ لَن تَخرِقَ الأرضَ وَلَن تَبلُغَ الجِبالَ طُولاً (اسراء/۳۷)

زمین پر اکڑ کر اور تکبر کے ساتھ نہ چلو کیونکہ تم اپنی طاقت سے زمین کو ہرگز شق نہیں کر سکتے اور اپنی بلندی و عظمت سے پہاڑ کو نہیں گرا سکتے۔

☐ قرآن مجید نے راہ نور کو بیان کرنے کیلئے گوناگوں قسم کے ہنر سے استفادہ کیا ہے اور اپنی تعلیم کو، قسموں، مثالوں، دعاؤں اور سوالات کے قالب میں بیان کیا ہے۔
مذکورہ موضوعات کے کچھ نمونے قارئین کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔

* قرآنی قسمیں
* قرآنی مثالیں
* قرآنی دعائیں
* قرآنی سوالات

قرآن کی قسمیں

انسان اپنی بات کو باوزن بنانے یا کسی نکتہ پر زور دینے کی خاطر مقدس ناموں کی قسم کھاتا ہے لیکن قرآن کی قسمیں اس آسمانی کتاب کے اعجاز میں سے ہیں۔

قرآن کی قسمیں اپنے دل کش آہنگ اور پرمعانی ہونے کے ساتھ خدا کی قدرت کی نشانیوں کو عظمت کے ساتھ یاد کرتی ہیں تاکہ بشر کو توحید و خداشناسی کا سبق دینے کے بعد اہم موضوع کو بیان کیا جائے۔

اب قرآن کی قسمیں ملاحظہ فرمائیں تاکہ ان کی ہم آہنگی اور زیبائی کے ضمن میں اس موضوع کا بھی پتہ چل جائے کہ جس کو اہمیت دی گئی ہے۔

وَالتّينِ — انجیر کی قسم[1]

وَالزَّيتُونِ — زیتون کی قسم[2]

۱. در صد گرم انجیر خشک این مواد یافت می‌شود: پروتید ۴/۲ گرم، گلوسید ۷۰ گرم، لیپد ۱/۸ گرم، سلولز ۷ گرم، مواد معدنی ۵/۵ گرم، ویتامین B و C.

۲. در صد گرم زیتون این مواد یافت می‌شود: پروتید ۰/۶۷ گرم، سلولز ۱/۸۱ گرم، لیپد ۱۲/۰۳ گرم، آب ۷۳/۳ گرم، مواد معدنی ۰/۳۷ گرم و ویتامینهای A و C و D.

وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ

طورِ سینا کے پہاڑ کی قسم

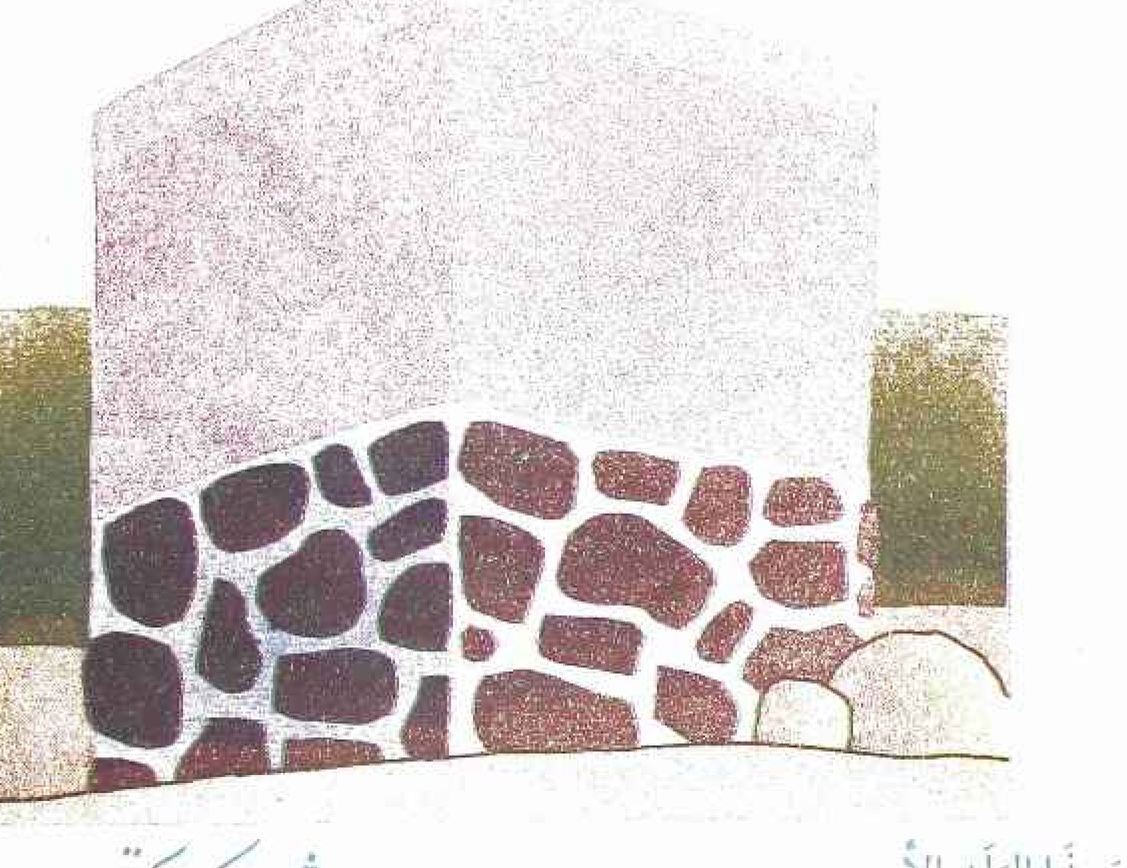

وَهٰذَا الْبَلَدِ الْأَمِيْن

اس شہر (مکہ) کی قسم

. طورِ سینا وہ پہاڑ ہے جہاں خدا کی طرف سے حضرت موسیٰ پر وحی نازل ہوئی تھی۔
. مکہ میں مسلمانوں کا قبلہ ہے اور حضرت محمدؐ وہیں مبعوث بہ رسالت ہوئے تھے۔

لَقَد خَلَقنَا الاِنسانَ في اَحسَنِ تَقوِيمِ

یقیناً ہم نے انسان کو بہترین زاویہ پر پیدا کیا ہے

☆

ثُمَّ رَدَدناهُ اَسفَلَ السّافِلین

اس کے بعد ہم نے اسے گمراہی کے سبب پست ترین درجہ پر پہنچا دیا

☆

اَلاَّ الَّذینَ آمَنُوا وَ عَمِلُو الصّالِحات فَلَهُم اَجر غَیرُ مَمنُون

مگر جو لوگ ایمان لائے، نیک اعمال بجا لائے، ان کے لئے دائمی جزا ہے

سورۂ تین میں دو بہترین میووں "انجیر و زیتون" اور دو وحی کے مرکز "طور سینا اور مکہ کی قسم کھائی گئی ہے اور پھر انسان کی خلقت اور اس کی کامل ترین شکل کی طرف اشارہ ہوا ہے۔

ان قسموں سے ہمیں بہت سے درس ملتے ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں:

"دو میوے" انجیر و زیتون انسان کے مادی پہلو کی علامت ہیں اور وحی کے دو مرکز" طور و مکہ" انسان کے معنوی پہلو کی نشانیاں ہیں۔

انسان دو مختلف (مادی و معنوی) پہلوؤں، جسم اور روح کا حامل ہے۔

جس طرح انسان کا بدن مادی غذا کا محتاج ہے اور اس کے ذریعہ نشو و نما پاتا ہے اسی طرح انسان کی روح بھی معنوی غذا کی محتاج ہے کہ جس کے ذریعہ وہ کمال کو پہنچتی ہے۔

خوش نصیب و کامیاب ہے وہ انسان جو اپنی مادی ضرورتوں کو بھی پورا کرتا ہے اور معنوی ضرورتوں کو بھی پورا کرتا ہے۔

جس مہربان خالق نے سینۂ زمین سے بہترین درخت اگائے اور انسان کے جسم کی غذا کیلئے ان پر میوے لگائے اسی نے انسان کی روح کے کمال کیلئے اپنے پیغمبر بھیجے ہیں۔

درخت کی تخلیق اور میووں کا وجود، جو کہ مفید وٹامن سے سرشار ہے وہ ہمیں خدا شناسی کا درس دیتا ہے۔ اسی طرح پیغمبروں پر ہونے والی وحی بھی خدا کی طرف ہماری راہنمائی کرتی ہے۔

انسان آزاد و مختار ہے اگر راہ نور پر گامزن ہوتا ہے تو کمال کی آخری منزل اور اعلیٰ علیین تک پہنچ جاتا ہے اور جہنم کے راستہ کو اختیار کرتا ہے تو "اسفل السافلین" پست ترین درجہ پر پہنچتا ہے۔

ہمیں خدا کی حمد و شکر بجالانا چاہئے، مادی و مفید نعمتوں پر بھی اور ان معنوی نعمتوں پر بھی" جو ہدایتیں اس نے پیغمبروں کے ذریعہ ہم تک پہنچائی ہیں۔

انسانیت کے بلند مقام پر وہی پہنچ سکتا ہے جو کہ ایمان و نیک اعمال کے دو پروں کا حامل ہے۔

قرآن کی مثالیں

قرآن مجید کا وہ اعجازی پہلو کہ جس کی خوبصورتی کی توصیف نہیں کی جاسکتی وہ یہ ہے کہ، عمیق مطالب کو مثال کے قالب میں بیان کیا ہے۔

تشبیہ اور تمثیل تمام افراد اور ہر زمانہ کیلئے بولتی ہوئی زبان ہے اور ہر ایک مثال وغیرہ کو سمجھتا ہے۔ قرآن میں سوٗ سے زیادہ جگہ پر مثال بیان ہوئے ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً

کافروں کے اعمال کی مثال ایک ہموار زمین پر سراب کی سی ہے کہ جس کو پیاسے
کافر صاف پانی سمجھتے ہیں۔

نوٹ: سراب عبارت ہے انعکاس نور سے جو بیابانوں میں دور سے چمکتا ہوا نظر آتا ہے اور دور سے ایسا
لگتا ہے جیسا کہ وہاں پانی ہے جبکہ انعکاس آفتاب کے علاوہ وہاں کچھ نہیں ہوتا۔

حَتّٰى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهُ فَوَفّٰاهُ حِسَابَهُ (نور/۳۹)

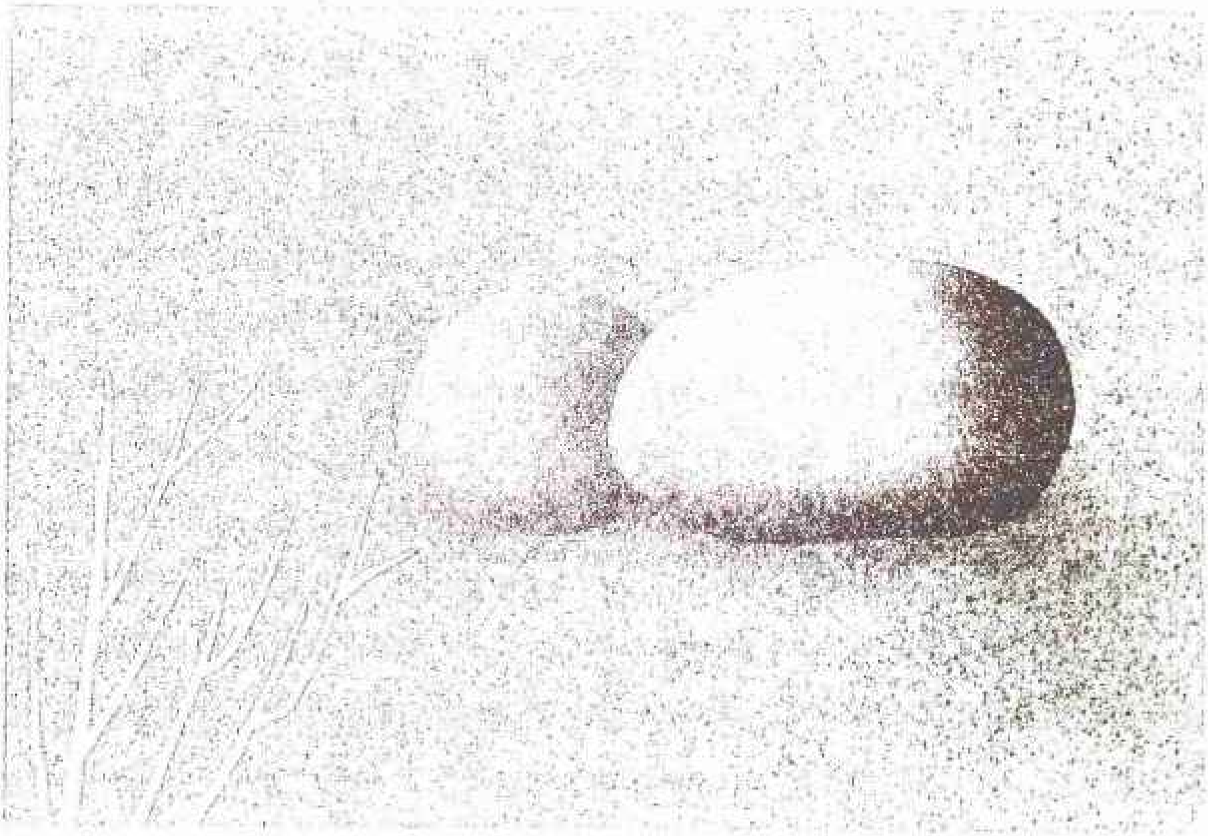

لیکن جب وہ اس جگہ پہنچتے ہیں تو دیکھتے ہیں پانی نہیں ہے۔ آخر کار وہ خدا کے عذاب کا مزہ چکھتے ہیں اور خدا انہیں پوری جزا دیتا ہے۔

تمام انسانوں کی روح ایک حقیقت کی پیاسی ہوتی ہے اور وہ اس پیاس کو بجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو پیغمبروں کی ہدایت کے مطابق عمل کرتے ہیں وہ آب حیات کے چشمے تک پہنچ جاتے ہیں اور جو شیطان کے فریب کے مطابق عمل کرتے ہیں وہ یہ سوچتے ہیں کہ آب حیات کے چشمے تک پہنچ جائیں گے مگر ان کا یہ خیال حقیقت میں تبدیل نہیں ہوتا۔

أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ مَوْجٌ مِّن فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَن لَّمْ يَجْعَلِ اللَّهُ لَهُ نُورًا فَمَا لَهُ مِن نُّورٍ (نور ۴۰)

یا ان اعمال کی مثال اس گہرے دریا کے اندھیروں کی ہے جسے ایک لہر کے اوپر ایک لہر ڈھانک لے اور اس پر تہہ بہ تہہ بادل بھی ہوں کہ جب وہ اپنے ہاتھ کو نکالے تو کچھ نظر نہ آئے اور جس کیلئے خدا نور قرار نہ دے اس کیلئے کوئی نور نہیں ہے۔

جس مہربان خالق نے بشر کی زندگی کے دوام کیلئے زندگی ساز سمندر کو پیدا کیا ہے اس نے انسان کی روحانی ہدایت کیلئے نور کے مشعل دار پیغمبروں کو بھیجا ہے۔

جو شخص معصیت و جہالت کے دریا میں غوطہ زن ہوتا ہے اس کی مثال اس شخص کی ہے جو کہ دریا میں بپھری ہوئی موجوں میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ اسے اپنی نجات کیلئے نور خدا کی کشتی کا سہارا لینا چاہئے۔

قرآنی دعائیں

خدا سے کیا مانگیں ؟

ہم انسان خوشگوار اور آسائش کی زندگی گذارنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اکثر ہماری کوششیں بے کار ثابت ہوتی ہیں ۔

اس بناء پر ہمیں اپنے قدرتمند خالق سے مدد طلب کرنا چاہیئے ۔

اس بات کی تشخیص کرنا کہ ہم خدا سے کیا مانگیں ؟ ، ایک دلچسپ امر ہے کہ قرآن میں اس کی طرف اشارہ ہوا ہے ۔

ہم قرآنی دعاؤں کے دو نمونے پیش کرتے ہیں :

رَبِّ اجعَلني مُقيمَ الصَّلوة (ابراهیم/۴۰)

پروردگارا! مجھے نماز قائم کرنے والا قرار دے۔

رَبَّنا آمَنّا فاغفِر لَنا وَارحَمنا وَاَنتَ خَيرُ الرّاحِمين (المؤمنون/١٠٩)

پروردگارا! ہم ایمان لائے ہیں لہٰذا ہمارے گناہوں کو
معاف کردے اور ہم پر رحم فرما کہ تو بہترین رحم کرنیوالا ہے۔

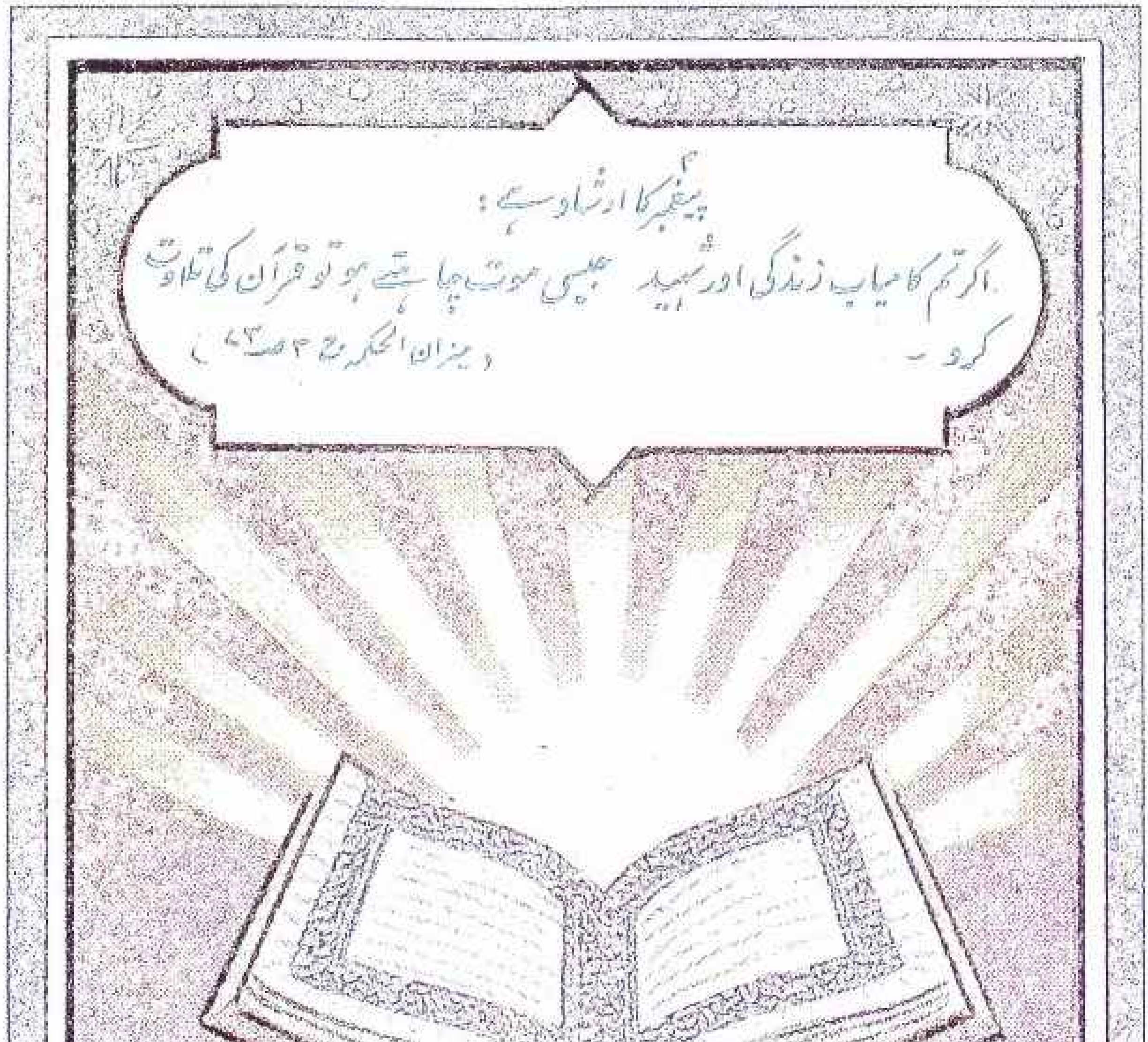
پیغمبرؐ کا ارشاد ہے:
اگر تم کامیاب زندگی اور شہید جیسی موت چاہتے ہو تو قرآن کی تلاوت کرو۔
(میزان الحکمہ ج ۳ ص ۳)

قرآنی سوالات

قرآن کے اعجازی اور حسین جلوؤں میں ایک یہ ہے کہ خدا تعلیم اور اہم مسائل کی تاکید کے لئے بہت سے سوالات قائم کرتا ہے تاکہ لوگ اپنی عقل و دماغ سے کام لیں اور ان کا جواب تلاش کریں مسائل کی تعلیم کے لئے۔ سوالات کا طریقہ نہ صرف یہ کہ بہترین طریقہ ہے بلکہ اخلاقی لحاظ سے اس کا بہت اثر ہوتا ہے کیونکہ سوال کرنے والا (خدا) اپنی تمام عظمتوں کے باوجود خود کو گویا انسان کی سطح پر لے آتا ہے دوسرے لفظوں میں یہ کہا جائے کہ انسان کو اتنی عظمت دیتا ہے کہ خود اس سے سوال کرتا ہے۔

بالکل اسی طرح جیسے کوئی بڑا مفکر اپنے چھوٹے بیٹے سے سوال کرے: اس مسئلہ کو تم جانتے ہو یا نہیں؟

بہرحال تعلیم کے اس طریقہ میں ایسے بہت زیادہ دقیق نکات ہیں کہ جن کا دوسری جگہ تجزیہ کیا جانا چاہئے۔

ہم قرآنی سوالات کے دو نمونے پیش کر رہے ہیں۔

قرآنی سوالات تاکید، یا توضیح کیلئے ہیں تفصیل کیلئے سیوطی کی الاتقان کا مطالعہ فرمائیں

اَفَرَاَيْتُمْ مَا تَحْرُثُوْنَ ❁ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗ اَمْ نَحْنُ الزّٰرِعُوْنَ (سورۃ واقعہ/۶۴ و ۶۵)

جو تم بوتے ہو کبھی اس کے بارے میں غور کیا ہے؟ اس کے اگانے
والے ہم ہیں یا تم؟

اگر ہم چاہیں تو اسے ریزہ ریزہ کر دیں، اور
تم دیکھتے رہ جاؤ

کاشتکاری میں انسان کا فقط اتنا کردار ہے کہ وہ بیج کو کھیت میں بو دیتا ہے، پھر سینچائی کرتا ہے لیکن دانہ کے اگنے اور خوشہ دار ہونے کیلئے اور ہزاروں عوامل کی ضرورت ہے۔

جی ہاں! گیہوں کے دانہ میں آب و ہوا کو جذب کرنے کی صلاحیت بھی ہونا چاہئے، مٹی میں ان چیزوں کا ہونا ضروری ہے جو کہ گیہوں کے دانہ کیلئے درکار ہے سورج کی روشنی اور حرارت میں توازن ہونا چاہئے۔

ان قوانین کو قدرت مند خالق ایجاد اور نافذ کرتا ہے۔ لہٰذا اصل میں دانے کو اگانے والا خدا ہے اور دنیوی کاشتکار صرف خدا کے ارادہ کے لئے زمین ہموار کرتے ہیں۔

کبھی اس پانی کے بارے میں غور کیا ہے جسے تم پیتے ہو؟ اس کو برسانے والے ہم ہیں یا تم؟

لَو نَشاء جَعَلْناهُ اُجاجاً فَلَوْ لا تَشْکُرُون (واقعہ/۷۰)

اگر ہم چاہیں تو پانی کو نمکین بنا دیں؛ پس کیوں (خدا کا) شکر گزار نہیں بنتے

پانی ہماری اور سارے موجودات کی پہلی ضرورت ہے۔
پانی سرمایہ حیات ہے۔
نمکین و شور پانی کو میٹھے و خوشگوار پانی میں تبدیل کرنے اور اسے ایک دوسرے دریا میں پہنچانے کے لئے فضائی، زمینی اور آسمانی ہزاروں عوامل کا ہم آہنگ ہونا ضروری ہے۔ مہربان خالق نے اس کو منظم و ہم آہنگ بنا دیا ہے تاکہ بیابانوں اور جنگلوں کو سیراب کریں اور انسان و حیوان کو زندگی بخشیں۔

چوتھا حصہ

معاد شناسی

گذشتہ مطالب کا خلاصہ

بہار نور کے پہلے حصہ میں یہ بیان کیا تھا کہ معاد کے وجود پر بہت سی آیتیں دلالت کررہی ہیں۔ پہلی دلیل عبارت ہے نباتات کا اور پیڑ پودوں کا مردہ ہونے کے بعد زندہ ہونے سے

اس کا بقیہ حصہ ملاحظہ فرمائیں

معاد پر دلیلیں

۲۔ خدائے متعال کی قدرت

معاد کے برپا ہونے پر ایک دلیل یہ ہے کہ جس قادر و توانا نے انسان کو اولین بار پیدا کیا اور اس میں روح پھونکی وہی اسے دائمی زندگی کیلئے زندہ کرے گا اور نیکوکاروں کو جزا اور بدکاروں کو سزا دے گا۔

اس موضوع پر قرآن مجید کی متعدد آیتیں دلالت کر رہی ہیں۔
آپ کے سامنے ان آیات میں سے تین آیتیں بطور نمونہ پیش کی جا رہی ہیں۔

الف ۔ بوسیدہ ہڈیوں سے انگلیوں کے نقوش تک

اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ لَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ

کیا انسان یہ گمان کرتا ہے ہم دوبارہ اس کی ہڈیوں کو جمع (اور زندہ) نہیں کریں گے؟

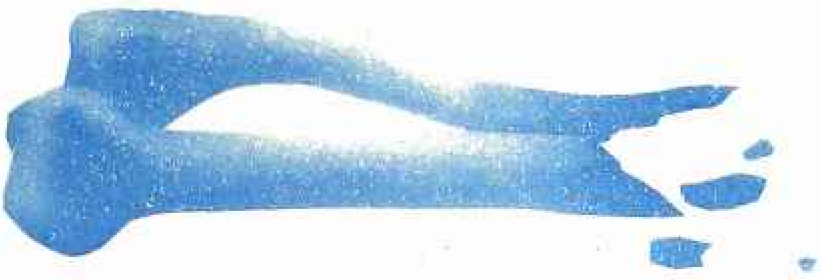

بَلٰی قَادِرِیْنَ عَلٰٓی اَنْ نُّسَوِّیَ بَنَانَهٗ (قیامت/۵)

یقیناً ہم اس بات پر بھی قدرت رکھتے ہیں کہ اس کی انگلی کے نقوش کو بھی دوبارہ اسی شکل میں پیدا کر دیں۔

ب) اَوَلَم يَرَوا اِنَّ الَّذي خَلَقَ السَّمواتِ وَالاَرضَ وَلَمْ يَعْيَ بِخَلْقِهِنَّ بِقادِرٍ عَلیٰ اَن يُحيِيَ المَوتیٰ بَلیٰ اِنَّهُ عَلیٰ كُلِّ شَيٍ قَدير (احقاف/٣٣).

کیا انھیں اس بات کا شعور نہیں ہے کہ جس خدا نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے وہ انکی خلقت سے عاجز نہیں ہوا ہے بلکہ وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے. یقیناً خدا ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے

☆ ☆ ☆

قالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظامَ وَهِيَ رَمِيمٌ. قُلْ يُحيِيها الَّذي اَنْشَأَها اَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيٍ عَلِيم (یس/٧٨).

ان بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ کون زندہ کرے گا ؟ اے رسول، کہہ دیجئے کہ جس نے پہلی بار انہیں پیدا کیا تھا وہی دوبارہ انھیں زندہ کرے گا، بے شک وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

پیغمبرؐ کا ارشاد ہے:

بہشت کے درجات
اتنے ہی ہیں جتنی قرآن
کی آیتیں۔ قاریوں سے
کہا جائے گا تلاوت کرو
آگے بڑھو......

میزان الحکمہ ج ۳
ص ۷۳

جنّتی و جہنّمی

قرآن مجید نے اپنی بعض آیتوں میں جنتی لوگوں کی ناقابل بیان جزاؤں اور جہنّمیوں کی ناقابل برداشت سزاؤں کو بارہا دلچسپ انداز میں بیان کیا ہے اور ان کا ایک دوسرے سے موازنہ کیا ہے۔

جب تک انسان دنیا میں ہے اس وقت تک اس کے پاس فرصت ہے کہ وہ نیک رفتار و کردار کے ذریعہ اہل بہشت میں شامل ہو جائے۔

ان آیتوں میں سے دو قسم کی آیتیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔

بہشتیوں کے مشروبات

فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى (محمد/١٨)

جنّت میں صاف وشفاف نہریں اور دودھ کی نہریں جاری ہونگی کہ جن کا مزہ نہیں بدلے گا اور پینے والوں کیلئے لذت بخش شراب کی نہریں جاری ہوں گی، شہد کی نہریں بہہ رہی ہوں گی۔

... و سُقُوا ماءً حَميماً فَقَطَّعَ

أمعائَهُم (محمد/۱۵).

جہنّمیوں کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جو کہ دل و جگر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

... أُكُلُها دائِم (رعد/۳۵)

جنّت کے لذیذ کھانے
ہمیشہ رہیں گے۔

... وَفاكِهَة كَثيرَة لا مَقطوُعَةٍ
وَلا مَمنُوعَة (واقعه/۳۳)

جنّت میں بے پناہ میوے
بہشتیوں کے اختیار میں ہونگے
نہ میوے ختم ہوں گے اور نہ
کوئی اہل بہشت میں سے ان سے
منع کرے گا۔

وَفاكِهَة ممّا يَتَخَيَّرُونَ ولَحمِ
طَيرٍ مِمّا يَشتَهُون (واقعه/۲۱)

جس میوے کو اہل بہشت کا
دل چاہے گا وہ آجائے گا، اور
جس پرندہ کا گوشت طلب کریں گے
حاضر ہو جائے گا۔

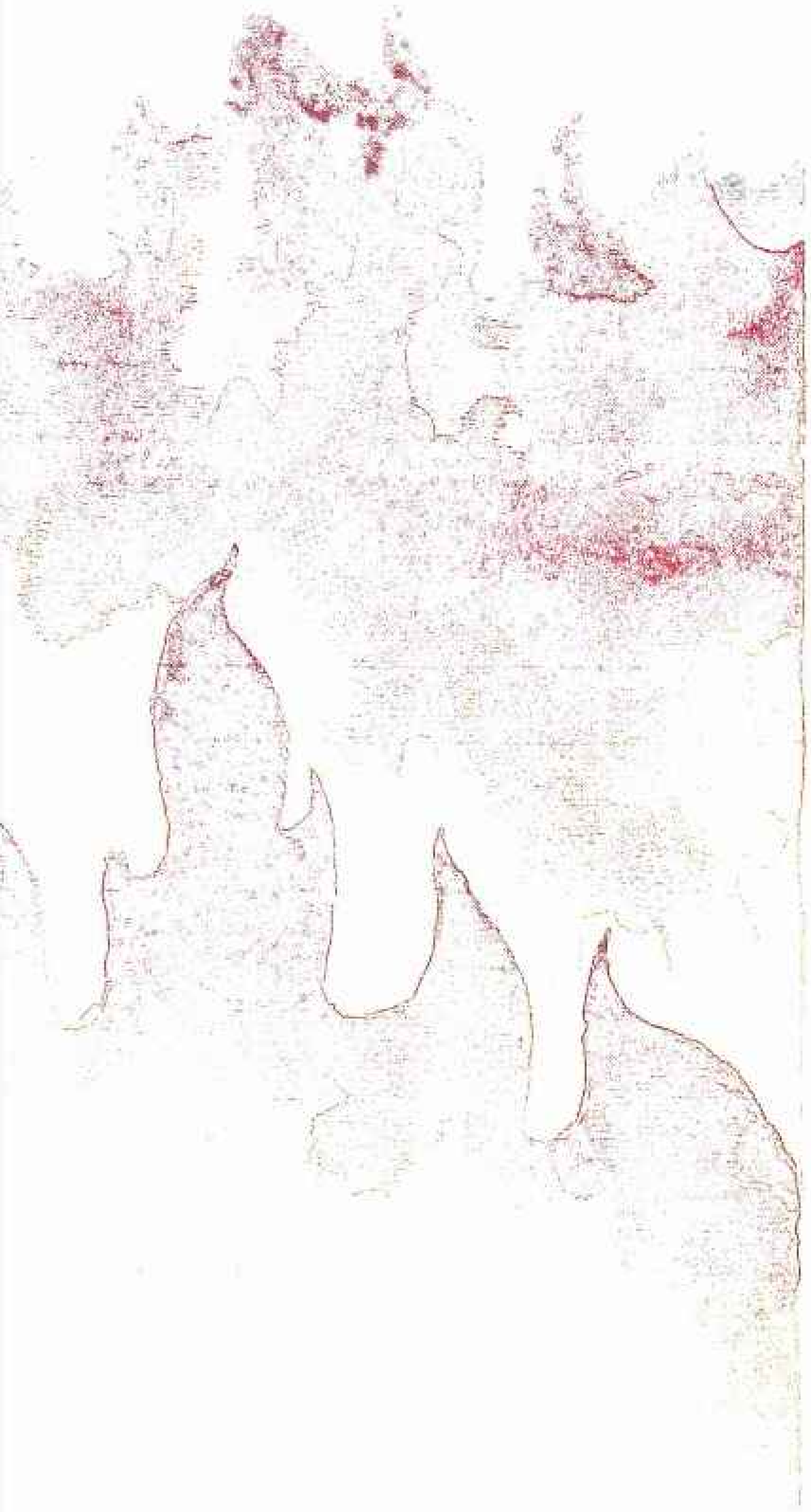

لَیسَ لَھُم طَعام إلا مِن ضَریعٍ
لا یُسمِنُ وَلا یُغني مِن جوُع

(غاشیہ/۷)

ان کے لئے صرف کانٹوں کی غذا ہے کہ جس سے نہ بھوک ختم ہوگی اور نہ جسم چاق ہوں گے۔

لا کِلُونَ مِن شَجَرٍ مِنْ زَقُّوم
فَمٰا لِئُونَ مِنھَا البُطُون

(واقعہ/۵۳)

وہ زقوم کے درخت اور دوسرے زہریلے پھل کھائیں گے اور ان ہی سے اپنا پیٹ بھریں گے۔

قرآن میں قیامت کے بعض اسماء اور اوصاف

يَوْمَ تُبْلَى السَّرائِر:

جس دن ہر انسان کے راز آشکار ہو جائیں گے۔

★

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اخيه وَامّه وَابيه:

جس دن اپنی ذاتی مصیبتوں کی وجہ سے ہر شخص اپنے ماں، باپ اور بھائی سے فرار کرے گا

★

يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِنَفْسٍ شَيْئاً:

جس دن کوئی کسی کے کام میں دخل نہیں دے گا۔

★

يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰه النّبى والّذين آمنوا مَعَه:

جس دن خدا نبی اور مومنوں کو رسوا نہیں کرے گا (وہ رحمت خدا کے سایہ میں ہونگے اور تمام مصیبتیں گنہگاروں کے لئے ہوں گی۔

★

يَوْمٌ مَعْلُومٌ:

جس دن کا وجود یقینی ہے۔

★

يَوْمُ الخُروج:

جس دن لوگ قبروں سے نکلیں گے۔

قیامت کے دن کی گفتگو

قرآن کی آیتیں قیامت کے منظر کو بہت ہی حسین پیرائے میں بیان کرتی ہیں۔ ان آیتوں میں سے بعض اس روز ہونے والی گفتگو کو بیان کرتی ہیں، ہم ان میں سے دو نمونے یہاں پیش کر رہے ہیں۔

گناہگاروں کے بدن کے اعضاء کی گفتگو کا نمونہ

۱- اعضائے بدن کا گواہی دینا

حَتّٰى اِذَا جَاؤُهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُم وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

جہنم میں داخل ہوتے وقت، ان کے کان، آنکھ اور کھال اس فعل کو بیان کریں گے جو انہوں نے کیا ہوگا۔

۲- گناہگاروں کا اعتراض

وَقَالُوا لِجُلُودِهِم لِمَ شَهِدتُم عَلَينا

(وہ تعجب و افسوس کے ساتھ اپنے اعضاء سے) کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی ہے؟

۳- اعضاء کا جواب

قَالُوا اَنطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِى اَنطَقَ كُلَّ شَىٍ وَهُوَ خَلَقَكُم اَوَّلَ مَرَّةٍ وَاِلَيهِ تُرجَعُون

(فصلت/ ۲۰و۲۱).

وہ کہیں گے ہمیں اس خدا نے گویائی عطا کی ہے جس نے ہر شئی کو گویائی عطا کی ہے، وہ وہی ہے جس نے پہلی دفعہ تمہیں پیدا کیا اور اب اسی کی طرف تمہاری بازگشت ہے۔

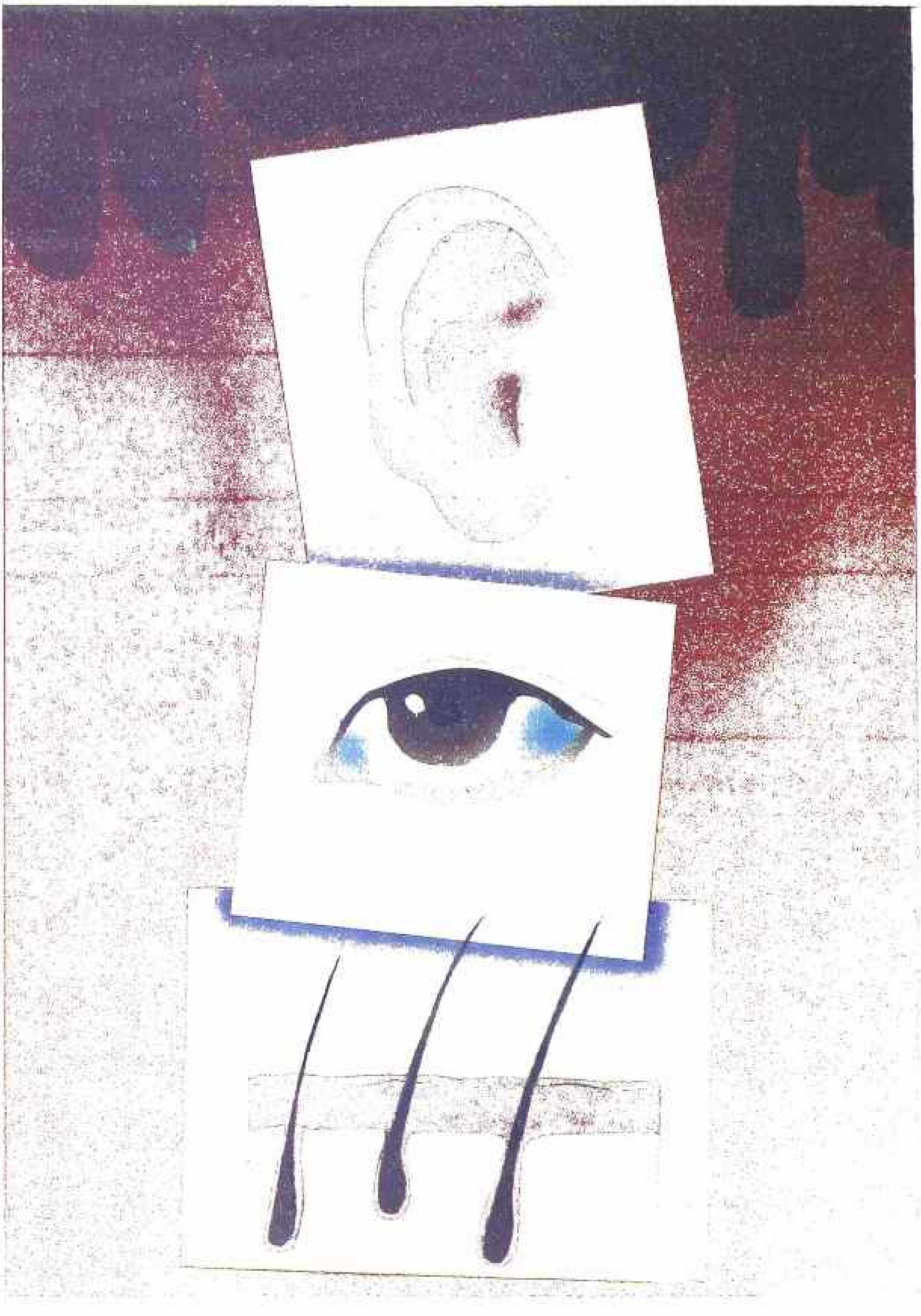

جہنم میں گناہگاروں کا اعتراف

۱۔ فضول تمنّا:

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِى النَّار
يَقُولُونَ يا لَيْتَنا اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُولاً

۲۔ اعتراف:

وَقالُوا رَبَّنا اِنّا اَطَعْنا سادَتَنا وَكُبَراءَنا فَاَضَلُّونا السَّبيلا

۳۔ گناہگاروں کا اپنے رہبروں کو برا کہنا:

رَبَّنا آتِهِم ضِعفَيْنِ مِنَ الْعَذابِ والْعَنْهُمْ لَعْناً كَبيراً(احزاب/۶۶ تا ۶۸)

جس روز جہنم میں گناہگاروں کے چہرے (اِدھر اُدھر) گھمائے جائیں گے۔ اس دن وہ (افسوس کے ساتھ) کہیں گے کاش ہم خدا اور رسولؐ کے احکام پر عمل کرتے۔

وہ کہیں گے، پروردگار! ہم اپنے رہبروں کی پیروی کی بنا پر گمراہ ہو گئے ہیں۔

خدایا! ہمیں گمراہ کرنے والوں کے عذاب کو دوگنا کر دے اور انہیں سخت ترین عذاب میں مبتلا فرما

آنکھیں

دنیا میں

مومنین

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ (آل عمران/۱۳)

صاحبان عقل کیلئے اس میں عبرت ہے۔

غیر مومنین

لَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا (اعراف/۱۷۹)

وہ آنکھیں رکھتے ہیں لیکن حقیقت کو نہیں دیکھتے ہیں۔

آخرت میں

مومنین

وَفِيهَا مَا... تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الأعين (زخرف/۷۱)

وہاں (جنت میں)، خواہش نفس اور آنکھوں کی لذتوں کا سامان فراہم ہے

غیر مومنین

خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّه (معارج/۴۴)

انکی آنکھوں سے وحشت کے آثار نمایاں ہوں گے، ذلت میں مبتلا ہوں گے

وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَىٰ (طه/۱۲۴)

ہم انھیں قیامت کے دن اندھا محشور کرینگے

خدا کا حکم

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

(نور/۳۰)

اے رسول؛ مومنوں سے
کہدیجئے کہ وہ نامحرم عورتوں کو نہ دیکھیں

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

(نور/۳۱).

مومن عورت سے
کہدیجئے کہ وہ نامحرم مردوں کو نہ دیکھیں

يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ (غافر/۱۹)

خدا آنکھوں کی خیانت سے باخبر ہے۔

خفظ سیح

قرآن کے دس پیغام

اسراف:

إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ (اسراء/۲۷)

بے شک اسراف کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں

★

اختلاف

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ (اسراء/۵۳)

بے شک شیطان ہی انسانوں کے درمیان اختلاف ایجاد کرتا ہے

★

مومنین سے دفاع

إِنَّ اللَّهَ يُدَافِعُ عَنِ الَّذِينَ آمَنُوا (حج/۳۸)

بے شک خدا مومنوں سے دفاع کرتا ہے (ان کا مددگار ہے)

★

عزت

مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعِزَّةَ فَلِلَّهِ الْعِزَّةُ جَمِيعاً (فاطر/۱۰)

جو عزت و سربلندی چاہتا ہے تو اسے معلوم ہونا چاہیئے کہ ساری عزت خدا کیلئے ہے

★

قرآن

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (حجر/۹)

بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

۱۳۷۳

وفائے عہد

اَوْفُوا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولاً (اسراء/۳۴)

اپنا وعدہ پورا کرو، کہ وعدہ کے بارے میں بازپرس ہوگی۔

★

رحمتِ خدا

نَبِّئْ عِبَادِیْ اَنِّیْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم

وَاِنَّ عذابی هوالعذاب الْاَلِيم (حجر/۵)

میرے بندوں کو خبردار کردو کہ میں مہربان اور بخشنے والا ہوں اور بے شک میرا عذاب بھی بہت دردناک ہے۔

★

نیک بندوں کی کامیابی

اِنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِیَ الصَّالِحُوْن (انبياء/۱۰۵)

بے شک خدا کے نیک بندے زمین کے وارث ہوں گے۔

★

شیطان

اِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوّاً (فاطر/۶)

بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے، لہٰذا تم بھی اسے دشمن سمجھو!

★

نیکی اور بدی

مَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِنَفْسِهِ وَ مَنْ اَسَاءَ فَعَلَيْهَا (جاثيه/۱۵)

جو شخص نیک عمل انجام دیتا ہے اس کا فائدہ بھی اسی کو پہنچے گا اور جو برے کام انجام دیتا ہے اس کا نتیجہ بھی وہی دیکھے گا۔

قُلْ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ
سَمْعَكُم
وَاَبْصَارَكُمْ
وَخَتَمَ عَلٰى قُلُوبِكُمْ
مَنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُم بِهِ

آپ ان سے کہدیجئے کہ غور کریں!
اگر خدا تم سے سننے کی قوت سلب کر لے تاکہ بہرے ہو جاؤ،
تمہاری دیکھنے کی صلاحیت چھین لے تاکہ اندھے ہو جاؤ،
اور تمہارے دلوں پر مہر لگا دے تاکہ کچھ نہ سمجھ سکو،
تو پھر خدا کے علاوہ کون یہ چیزیں دوبارہ تمہیں عطا کرے گا؟

سوال: بتایئے آیۂ مذکورہ سورۂ انعام کی کونسی آیت ہے؟

جواب نامہ
بہار نور کے دوسرے حصے کا علمی مقابلہ

نام : ....

پتہ : ....

● صفحہ ۳۸

۱۔الف ۔	ب ۔	ج ۔	۱۲ نمبر
الف ۔	ب ۔	ج ۔	
۲۔الف ۔	ب ۔	ج ۔	۱۲ نمبر
الف ۔	ب ۔	ج ۔	

● صفحہ ۴۰

۱ ۔	۲ ۔	۱۸ نمبر
۳ ۔	۴ ۔	

اهدائی
دفتر نمایندہ مقام معظم رہبری (مدظلہ العالی)
در پاکستان

● صفحہ ۴۲

۱۸ نمبر

۱۔ آیہ ...
ترجمہ ...

۱۶ نمبر

۲۔ بہشتیوں کا لباس: آیہ ...
ترجمہ ...
جہنمیوں کا لباس: آیہ ...
ترجمہ

۱۲ نمبر

● صفحہ ۴۴ کیا جانتے ہو؟

۱۸ نمبر

۔۔ آیہ ...
ترجمہ ...

معمّہ

۱۶ نمبر

● صفحہ ۶۸۔۱۔ ۱۸ نمبر

کل نمبرات:

پتہ:

معلومات

کہاں تک ؟

کہاں سے ؟

مجموعۂ بہارِ نور ایک کوشش ہے جوانوں اور نوجوانوں کو قرآن سے روشناس کرانے کیلئے جس کو آرٹ، نقاشی، طراحی .... کی بولتی ہوئی زبان میں پیش کیا گیا ہے۔

اس سلسلے کے دوسرے مجموعے عنقریب شائقین کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

کتاب کے آخر میں کچھ سوالات قائم کئے گئے ہیں جن کا مقصد ایک ثقافتی مقابلہ کا انعقاد ہے۔

کہانی

مثال

قسم

دعا